بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ منصور احمد

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 17

شرح چندہ
سالانہ 200روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈ یا £
40امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10پونڈ £

26 صفر 1424 ہجری 29 شہادت 1382 ہش 29 اپریل 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003

1504.
Er. M.S.Islam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

قادیان 25اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں الحمد للہ۔ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے

ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے قدرت ثانیہ کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی کا پر شوکت اعلان

اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-307)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الخامس کے عہدہ جلیلہ پر فائز فرمایا

بعد انتخاب حضور انور نے اراکین مجلس انتخاب سے خطاب فرمایا اور بیعت لی

فرمایا:- آج کل دعاؤں پر زور دیں بہت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے

بیعت اراکین مجلس انتخاب خلافت میں مسجد فضل کے باہر موجود ہزاروں افراد نے بیعت کی

جبکہ لاکھوں لوگوں نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ بیعت کی سعادت حاصل کی

مورخہ 22/اپریل 2003 بروز منگل بعد نماز مغرب و عشاء مسجد فضل لندن میں خلیفۃ المسیح الخامس کے انتخاب کیلئے اراکین مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس منعقد ہوا۔ بعد انتخاب محترم عطاء المجیب صاحب راشد سیکرٹری مجلس انتخاب خلافت نے درج ذیل اعلامیہ جاری کیا۔

"تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آج مورخہ 22اپریل 2003 بروز منگل بعد نماز مغرب و عشاء مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس بصدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب منعقد ہوا جس میں حسب قواعد ہر رکن نے خلافت احمدیہ سے وابستگی کا حلف اٹھایا اور اس کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سلمہٗ ربّہٗ کو خلیفۃ المسیح منتخب کیا۔ اراکین مجلس انتخاب خلافت نے اسی وقت حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہٗ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ نیز امیر المؤمنین سے شرف ملاقات بھی حاصل کرلیا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو منظور فرماتے ہوئے اسے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین۔ اے ہمارے رحیم اور رحمان خدا! اے ہمارے کریم اور ودود رب ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ تو نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا اور ہماری حالتِ خوف کو ایک بار پھر امن میں بدل دیا۔ اے ہمارے قادر اور قیوم خدا ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک بار پھر تیرے مسیح و مہدی علیہ السلام کی پیشگوئی مندرج رسالہ "الوصیت" پوری شان اور شوکت کے ساتھ پوری ہوئی وللہ الحمد۔

خاکسار

عطاء المجیب راشد

سیکرٹری مجلس انتخاب خلافت

22/اپریل 2003 بوقت رات گیارہ بجکر چالیس منٹ (لندن ٹائم)

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک عجیب اور لا مثال قوم!

19 اپریل کو ایم ٹی اے دیکھنے والوں نے دیکھا کہ اچانک ایم ٹی اے سے سیدنا و مولانا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات حسرت آیات کی خبریں نشر کی جا رہی ہیں۔ اس خبر کے سنتے ہی تمام احمدی دنیا میں عجیب قسم کا سناٹا چھا گیا۔ سینوں میں دل پریشانی کے عالم میں تیز تیز دھڑکنے لگے۔ ہاتھ پاؤں سے جان نکل گئی۔ جو جہاں تھا اور جس حالت میں تھا اپنے کام کاج چھوڑ کر وہیں رک گیا۔ سب ایک دوسرے کی طرف متعجب انداز میں سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے کہ بالآخر یہ ہوا کیا ہے؟

گزشتہ سال جب حضور بیمار ہوئے تو احباب جماعت نے بہت دُعائیں کیں اور صدقات دیئے اور اپنے مولا کے حضور میں رو رو کر دن رات گزارے۔ لیکن اب تو کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ اب ایم ٹی اے کے اس نشریہ کو بار بار سنے جو ربوہ سے محترم مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی جانب سے نشر ہوا تھا جس کے سننے سے احمدی گھروں کا ماحول ایسا افسردہ بن گیا کہ لوگ کھانا پینا اور دیگر مصروفیات بھول سے گئے۔ باوجود ایم ٹی اے سننے کے ہندوستان کے کونے کونے سے اس طرح ٹیلی فون آنے لگے کہ شاید قادیان سے ان کو فون پر کوئی ایسا جواب مل جائے جو ایم ٹی اے کی اطلاع کو غلط ثابت کر دے —— لیکن بالآخر سب کو سمجھ آ گیا کہ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کہ اس سرزمین پر جو بھی ہے سب فنا ہونے والا ہے اور باقی صرف خداوند ذوالجلال والاکرام کی ذات ہی رہنے والی ہے۔ احمدیوں کو عجیب و غریب قسم کے غم میں ڈوبے ہوئے دیکھ کر قادیان کے غیر مسلم بھائی بھی حیرت و استعجاب سے دیکھنے لگے کہ بالآخر ہر قوم کے مذہبی لیڈر کی وفات ہوتی ہے لیکن احمدی اپنے مذہبی لیڈر کی وفات پر ایسے حزن و ملال میں ڈوبے ہیں جیسے ان کا باپ ان کے سروں سے اٹھ گیا ہو اور انہیں یتیم اور بے سہارا چھوڑ گیا ہو۔ چنانچہ کثیر تعداد میں غیر مسلم آبادی تعزیت کیلئے محلہ احمدیہ قادیان میں آ گئی جہاں باقاعدہ شامیانے لگا کر پورے انتظامات کرنے پڑے۔

ادھر احمدیوں کا یہ حال تھا کہ مارے غم کے نڈھال، کبھی گھروں میں جاتے اپنے بچوں کے اور اہل و عیال کے افسردہ چہروں کو دیکھتے تو مسجد کی طرف چلے جاتے اور نمازیں تو ان ایام میں سب بڑوں چھوٹوں نے اس طرح پڑھیں کہ جیسے ماہ رمضان آ گیا ہو۔ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی اور صدقات کی باقاعدگی، نفلی روزہ، بس یہی معمول سا بن گیا۔ قادیان کے باہر کا حال جب معلوم کیا گیا تو اکثر جگہوں پر احباب تو بس ایم ٹی اے لگا کر مستقل اس کے سامنے بیٹھ گئے کہ کوئی خبر سننے سے نہ رہ جائے۔

21 اپریل کو پہلی مرتبہ ایم ٹی اے کے ناظرین کیلئے حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ مبارک کفن میں لپٹا ہوا دکھایا گیا تو خدا کی قسم ایم ٹی اے نے پہلی بار اپنے ناظرین کو اس طرح روتے اور بلکتے دیکھا ہو گا کیا چھوٹے کیا بڑے سب کے دل مغموم اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ گریہ و زاری اور رقت سے بھرا ہوا یہ عجیب قسم کا ماحول تھا۔ ادھر مسجد فضل میں احباب لائن میں حضور اقدس رحمہ اللہ کا آخری دیدار کر رہے تھے اور ادھر لنڈن نہ پہنچ سکنے والے لاکھوں لوگ ایم ٹی اے پر اپنے جذبہ دیدار کو تسکین دے رہے تھے اور اللہ کا شکر بجا لا رہے تھے کہ اگر وہ بنفس نفیس پہنچ کر حضور رحمہ اللہ کا دیدار نہیں کر سکے تو اس مرتبہ پہلی دفعہ خلیفۃ المسیح کا ایم ٹی اے کے ذریعہ دیدار کر کے اپنی آنکھوں اور دلوں کو کچھ تو سکون دے سکے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

23 اپریل کی شام کو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو اپنے مظہر خامس سے نوازا تو سب کے چہروں پر اطمینان کے آثار دیکھے گئے۔ ایم ٹی اے کا نظارہ تو بس دیکھتے ہی بنتا تھا۔ ادھر قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور مسجد فضل کے باہر احاطہ میں موجود ایک جم غفیر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور وہ سب کھڑے ہو گئے حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس جب اراکین مجلس انتخاب سے بیعت لینے لگے تو حضور ہاتھ کے اشاروں سے بعض کھڑے افراد کو بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور ایم ٹی اے نے عجیب نظارہ دکھایا کہ ہاتھ کے ایک ہلکے سے اشارہ نے ہزاروں کے ہجوم کو پلک جھپکتے میں بٹھا دیا اور پھر 23 مارچ کو دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیعت سے قبل اپنے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے اس خطاب کو یاد دلایا جو حضور رحمہ اللہ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ارشاد فرمایا تھا۔ اور جس رنگ میں حضورؒ نے الوداع ہونے والے خلیفہ اور آنے والے خلیفہ کے الوداع و استقبال کا صحیح ڈھنگ سکھایا ہے اس موقع پر ذیل میں ہم وہ الفاظ نقل کر کے اس گفتگو کو اس دعا کے ساتھ ختم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کو سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کی روحانی قیادت میں جلد جلد اسلام و احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے قریب کر دے اور پیارے مرحوم و مغفور امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی دعاؤں کو قبول فرمائے جو آپ جماعت احمدیہ سے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے ضمن میں رکھتے ہیں۔

حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا::

”اے جانے والے تو نے جس تیزی سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھایا ہم ہمیشہ اس مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دیتے رہیں گے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو نے اس کا حق ادا کر دیا تیری روح پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اور پھر اب آنے والے کا استقبال اس طرح کریں کہ ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے امن و سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کیلئے اور تمام دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہیں گے۔“ وباللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

خلافتِ خامسہ کے ساتھ مکمل وفا اور فرمانبرداری کا اقرار

ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ قادیان زیر نمبر 28 غ.م 24-4-03

رپورٹ مکرم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہندوستانی وقت کے مطابق آج صبح 4:10 بجے یہ خوشکن اطلاع نشر ہوئی کہ مجلس انتخاب خلافت نے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سلمہ ربہ کو خلیفۃ المسیح الخامس منتخب کیا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارتوں کے مطابق گزشتہ 95 سال سے جماعت احمدیہ خلافت حقہ اسلامیہ کے بابرکت نظام سے فیضیاب ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ناگہانی رحلت سے ہمارے دل مغموم اور پریشان تھے مگر ارحم الراحمین خدا نے اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ہمارے دلوں پر تسکین کا پھایہ رکھا اور آج 22-23 اپریل 2003ء کو قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ عالمگیر جماعت احمدیہ کو ایک بار پھر ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ہم جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی نمائندگی میں صدق دل سے اس یقین سے پُر ہیں کہ آپکا انتخاب منشا ایزدی اور تائید الٰہی سے ہوا ہے۔ پس ہم آپکی بیعت اور اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہ کے چراغ بجھانے اور تقویٰ کے چراغ روشن کرنے کا جتن کریں گے اور اعلائے کلمہ اسلام کی مہم میں ہر ممکن تدابیر اور دعاؤں سے آپکی نصرت پر کمر بستہ رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وباللہ التوفیق۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ روح القدس سے ہر آن آپکی تائید و نصرت فرمائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ دعا حرف بہ حرف آپکے حق میں قبول فرمائے جو حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم کی وفات پر انکے ذکر خیر کے تسلسل میں کی تھی کہ ”اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کیلئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے۔ ”تو ہماری جگہ بیٹھ جا“ کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔ بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 12-12-97)

ہم حضور اقدس کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپکی کامل وفاداری اور کامل اطاعت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ:

1. رپورٹ مکرم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ ریکارڈ کی جاتی ہے۔
2. عاجزانہ اقرار و عہد پر مشتمل اس ریزولیوشن کو سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ فیکس پیش کیا جائے۔
3. اس کی نقول جملہ صوبائی امراء کرام اور احمدیہ پریس کو بھجوائی جائیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 243-0794'248-1652'248-5222

رہائش:: 237-8468'237-0471

خلافت احمدیہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی عظیم الشان پیشگوئی

میں خوشخبری دیتا ہوں کہ آئندہ خلافت کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

جماعت احمدیہ بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اب کوئی بدخواہ خلافت کا بال بیکا نہیں کرسکتا

خاندان حضرت اقدسؑ نے انتخاب خلافت کے وقت جس کردار کا مظاہرہ کیا ہے اسپر جماعت کو انکے لئے دعا کرنی چاہئے

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 1982ء کا خلاصہ

حضور رحمہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ آیت قرآنی تلاوت فرمائی:

هُوَ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُو عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم (حشر : 32)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ صرف وہی ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ غیب کا بھی علم جانتا ہے اور حاضر کا بھی۔ اور وہ رحمان و رحیم ہے۔ حضور نے فرمایا اس آیت کے ایک سرسری نظر کے جائزے سے یہ بات معلوم کر کے تعجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کے علم کا ذکر تو کیا ہے جو ایک مشکل اور عجوبہ بات ہے۔ لیکن حاضر کے علم کا ذکر کیوں کیا ہے؟ کیونکہ نادان انسان اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ وہ بھی حاضر کے علم میں اللہ کا شریک ہے۔ حالانکہ جب گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو پتہ لگتا ہے کہ درحقیقت نہ انسان غیب کا علم جانتا ہے اور نہ حاضر کا۔ کیونکہ غیب اور حاضر کا علم لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ حاضر کا علم ہو اور غیب سے لاعلمی ہو۔ ماضی کے ساتھ بھی حال کو نسبت ہے اور مستقبل سے بھی۔ اور آج کے سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ ایک کمپیوٹر میں اگر حال کا تمام علم پوری جزئیات کے ساتھ ڈال دیا جائے تو ہر فرد بشر کی موت کی یقینی اور قطعی پیشگوئی کی جاسکتی ہے یعنی حاضر کا علم غیب پر منتج ہوتا ہے اور غیب کا علم حاضر پر منتج ہوتا ہے۔ اور یہ اصول زمانی اعتبار سے بھی صحیح ہے اور مکانی اعتبار سے بھی۔

حضور نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم جو کچھ ظاہری آنکھوں سے دیکھتے ہیں اس سے علم والا اور بے علم مختلف نتائج نکالتے ہیں۔ حضور نے اپنے گھر کا ایک واقعہ بتایا۔ حضور نے فرمایا میں بچوں کو چاند ستاروں کے متعلق بتایا کرتا تھا۔ اس لئے بچوں کو اس بارے میں کچھ ابتدائی اور بنیادی باتوں کا علم تھا۔ ایک دفعہ بچوں نے گھر میں کام کرنے والی مائی سے پوچھا کہ چاند کتنا بڑا ہوتا ہے۔ اس نے کہا فٹ بال سے بڑا۔ بچے ہنس دئے۔ تو پھر بولی اچھا صحن جتنا ہوگا۔ بچے پھر ہنسے تو کہنے لگی اچھا کلے دو کلے کا تو ضرور ہوگا۔ اس سے بڑا وہ چاند کو ماننے کیلئے تیار نہیں تھی۔

حضور نے فرمایا ہم نے بھی اجرام فلکی کو جس طرح دیکھا ہے اور جو رائے اس بارہ میں قائم کی ہے اس کے بالمقابل ماہرین خلا نے انہیں جس طرح دیکھا ہے اس کے پیش نظر یہ ماہرین ہم پر اس طرح ہنستے ہیں جس طرح آپ ابھی مائی پر ہنسے تھے۔ اور عالم الغیب والشہادۃ خدا شاید ان ماہرین پر اسی طرح ہنستا ہوگا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس کمزوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر انسان عالم الغیب والشہادۃ کی اس صفت کو سمجھ لے اور اپنی کم مائیگی کو جان لے تو کسی تکبر کی ضرورت نہیں رہتی۔ بہت سی روحانی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ خود میں انکساری پیدا کریں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی وصل آپکو میسر آسکے گا۔

حضور نے فرمایا جب میں نے اس آیت پر غور کیا تو اپنی زندگی میں اس سے بہت فائدہ اٹھایا۔ اس آیت نے مجھے بہت سی ٹھوکروں سے بچالیا۔ اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جب حضرت خلیفہ ثالث کا انتخاب ہوا تو سب نے بلا تردد آپ کی بیعت کی اور اطاعت کا اقرار کیا۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ مگر جب گھر آکر میں نے اپنے دل پر غور کیا تو اس میں بہت سی کمزوریاں اور میل دیکھی اور میں نے سوچا کہ یہ دل حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کرنے کے لائق بھی ہے یا نہیں۔ میں نے دعا کی خدایا اس دل کو اس قابل بنادے کہ یہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جاسکے۔ اس کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو خط لکھا اور کہا کہ حضور دعا فرمائیں کہ مجھے حضرت مصلح موعود کے بیٹوں میں سب سے زیادہ عاجزی و انکساری کے ساتھ خدمت کی توفیق ملے اور میں سب سے بڑھ کر اطاعت گزار ہوں۔ پھر میں نے سوچا کہ یہ بہت بڑی بات کی ہے۔ اس سے خیال آیا کہ محض زبانی بات کافی نہیں بلکہ عمل سے ہی اس کو واضح کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت ہی اصل صورت حال کا پتہ لگتا ہے کہ کون عالم الغیب والشہادۃ کے نزدیک قابل قبول ہے۔ حضور نے فرمایا کامل اطاعت آسان نہیں ہے۔ کامل اطاعت کے باوجود نظریاتی اختلاف ہوسکتے ہیں۔ لیکن تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ یہ اختلاف ایسا رنگ اختیار نہ کرے جو بیعت کے سلسلے کو نقصان پہنچانے والا ہو۔ ہرگز اشارۃً یا کنایۃً بھی اس کے منافی حرکت نہ کرے اگر قرآن کریم میں ماں باپ کو اف تک کہنے کی اجازت نہیں تو خلیفہ وقت کا مقام تو ان سے بہت بالا ہے اس کی کامل اطاعت سے سرمو انحراف کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے حضور نے فرمایا کہ آپ سب لوگ دعا کریں کہ ہم میں عاجزی اور انکسار پیدا ہو عالم الغیب والشہادہ کبھی تکبر ہمارے دلوں میں پیدا نہ ہونے دے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک شہادت عمل میں نہ ڈھلے انسان کی حد تک عالم الشہادہ کا مضمون مکمل نہیں ہوتا۔

حضور نے فرمایا اس مضمون کے تسلسل میں ایک اور بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس خلافت (یعنی خلافت رابعہ۔ناقل) کے انتخاب کے موقعہ پر خاندان (حضرت مسیح موعود۔ناقل) نے جو عظیم عملی نمونہ دکھایا ہے اس کا میں اعلان کرنا چاہتا ہوں حضور نے فرمایا کسی شخص کے بارے میں سب سے زیادہ اس کے خاندان والے واقف ہوتے ہیں۔ میری ذاتی کمزوریوں سے میرے خاندان والے سب سے بڑھ کر آگاہ تھے ان کے ذاتی فیصلے میرے بارے میں یقیناً مختلف ہوں گے مگر جب خلافت کا سوال آیا تو سارے خاندان نے صرف یہ فیصلہ کیا قطع نظر اس سے کہ کون خلیفہ منتخب ہوتا ہے ہم سب اس کی کامل اطاعت کریں گے۔ اور اس بات کو کامل نظر انداز کردیں گے کہ کون خلیفہ بنتا ہے حضور نے فرمایا انتخاب خلافت کے وقت بعض پہلوؤں سے جماعت کے دل دکھے مگر خاندان (حضرت مسیح موعود۔ناقل) نے کامل رضا سے میری اطاعت کی حضور نے فرمایا اگر میری ذات پیش نظر ہوتی تو شاید بھاری اکثریت کا فیصلہ میرے خلاف ہوتا۔ مگر یہ معاملہ میری ذات کا نہیں تھا۔ اس پہلو سے خاندان (حضرت مسیح موعود۔ناقل) نے جو قابل قدر نمونہ دکھلایا وہ اس بات کا مستحق ہے کہ احباب جماعت ان کے لئے دعا کریں کل تک جو لوگ مجھ سے ناراض اور نالاں تھے ان کی آنکھیں یکا یک بدل گئیں اور ان میں احترام خلوص اور اطاعت کے جذبات سامنے آگئے یہ ایسی صورت حال تھی جس کا میں عادی نہیں تھا یہ وقت میں نے شدید اذیت اور شرمندگی سے کاٹا اور استغفار اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہا حضور نے فرمایا یہ طرز عمل ان کی نیکی کی بناء پر تھا وہ اس پر سو فیصدی متفق تھے کہ خلیفہ کے انتخاب کا فیصلہ کچھ ہی کیوں نہ ہو نظام جماعت کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے خاندان حضرت اقدس کی بزرگ ترین خاتون اور حضرت اقدس مسیح موعود کی جسمانی اولاد کی واحد زندہ شعائر اللہ یادگار حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہ جو حضور رحمہ اللہ کی چھوٹی پھوپھی ہیں ان کا ذکر بڑے جذباتی اور پرخلوص انداز میں کیا حضور نے فرمایا میرے لئے وہ وقت ناقابل برداشت تھا جب آنکھوں میں انتہائی خلوص اور پیار اور احترام کے ساتھ حضرت چھوٹی پھوپھی صاحبہ میری بیعت کر رہی تھیں یہ ایک پھوپھی کا پیار نہیں تھا یہ ایک اور ہی قسم کا پیار تھا۔ حضور نے فرمایا میں نے سوچا میرے اللہ نے مجھے ایک اور جہاں کی سیر کرادی ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاندان (حضرت مسیح موعود۔ناقل) کو بھی وہی جذبہ دیا ہے جو باقی جماعت میں ہے اور اس لحاظ سے ساری جماعت ہی خاندان میں شامل ہے یہ دیکھ کر میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے کناروں تک بھر گیا۔ حضور نے فرمایا ذات باری کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے یہ بڑے عجیب نمونے ہیں ربوہ کی ایک ایک گلی گواہ ہے بڑے سے بڑا ابتلاء آیا اور گذر گیا اور جماعت کو کوئی زخم نہیں پہنچا سکا اور جماعت بڑی قوت سے خلافت کے اتحاد پر قائم رہی

حضور نے فرمایا یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلا تھا جس کا جماعت نے بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔ حضور نے فرمایا اللہ نے غیب کا پردہ ڈال کر انسانوں کے درمیان کدورتیں جنم لینے

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

میں ساری جماعت کو دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مرزا مسرور احمد صاحب کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ ”تو ہماری جگہ بیٹھ جا“ کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے

اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے

امیر المومنین حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانشینی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان پیشگوئی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بتاریخ 12 دسمبر 1997ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 12 دسمبر 1997ء میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کی آئندہ جانشینی کا عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں ذکر فرمادیا تھا۔ اس سلسلہ میں ہم قارئین بدر کے ازدیاد ایمان کیلئے حضور رحمہ اللہ کے مذکورہ خطبہ جمعہ مطبوعہ بدر 16/23 اپریل 1998ء سے وہ اقتباس ذیل میں درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ (ادارہ)

”اب میں اس مضمون کو جاری رکھنے سے پہلے **حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب** کے وصال سے متعلق چند امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی سوانح الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے، وہاں بھی مختلف جماعتوں میں غالباً انجمن کے ریزولیوشن کے طور پر بھی پھیلائی گئی ہے، ان تفاصیل میں مَیں نہیں جانا چاہتا جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ **حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پر چسپاں کئے گئے اور میں وہ فرد واحد ہوں، یا اور بھی شاید ہوں، جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ الہامات اصل میں آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں۔** یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے۔ وہ الہامات جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا بلا شبہ ایک ذرہ بھی شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بیٹے کی صورت میں پورے ہونے تھے اور آپ ہی پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ بات میں ہمیشہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے بیان کرتا رہا لیکن یہ ہمارا آپس کا ذاتی معاملہ تھا۔ شروع میں تو جیسا کہ ان کی بیحد انکسار کی عادت تھی انہوں نے قبول کرنے میں تردد کیا یعنی خاموشی اختیار کر جاتے تھے۔ بالآخر جب میں نے مسلسل دلائل دیئے اور میں نے کہا کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ مراد نہ ہوں تو پھر ان کو تسلیم کرنا پڑا اور اس بات کی گہری مسرت تھی کہ الہامات میں مَیں بھی داخل ہوں۔ وہ الہامات سنئے۔ شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) الہامات ہوئے عَمَّرَہُ اللہ علی خلاف التوقع، اللہ نے اس کو لبی عمر دی خلاف توقع۔ خلافِ توقع سے مراد یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوتے رہے کہ پہلے مر جانا چاہئے تھا مگر خدا تعالیٰ نے بغیر توقع کے بار بار زندگی عطا فرمائی۔

پھر فرمایا ”اَمَّرَہُ اللہُ علیٰ خلافِ التَّوقّع“ اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بننا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے گا۔ ان الہامات کے جو ترجمے تذکرہ میں درج ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نہیں ہیں کیونکہ وہ ایک ایسا ترجمہ کر رہے ہیں جو خلاف واقعہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ ترجمہ یہ تھا جس کو میں خلاف واقعہ ترجمہ سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ علماء نے اس خواہش میں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لگا دیا جائے یہ ترجمہ کیا ہے ’اُس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا‘، یعنی مال و دولت دے گا۔ ”اَمَّرَہُ اللہ“ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امیر کرے گا، ”اَمَّرَہُ اللہ“ کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک دوسرے الہام سے بعینہ یہی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وہ بادشاہ آیا اور اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔ تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تشریحات دوسرے الہامات کی روشنی میں اس ترجمے کو جو تذکرے کے نیچے چھپا ہوا ہے غلط قرار دے رہی ہیں اس لئے میں نے جب علماء سے فوری طور پر تحقیق کر کے رپورٹ کرنے کا کہا۔ مولوی دوست محمد صاحب جو ماشاء اللہ اس مضمون کے ماہر ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ ترجمے یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ترجمے نہیں ہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ۱۹۳۵ء میں جب تذکرے کی اشاعت پر ایک نوٹ لکھا اس میں یہ وضاحت کی کہ ہم نے تمام ترجمے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے تھے وہ عبارت کے اندر داخل کر لئے ہیں اور حاشئے میں نہیں اتارے گئے۔ حاشئے میں اتارے جانے والے ترجمے بعد میں علماء نے کئے ہیں۔ تو یہ جو میری Suspicion تھی یا مجھے شک تھا بلکہ میرا یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ ہو نہیں سکتا یہ میں نے ربوہ سے معلوم کروالیا ہے۔ واقعۃً یہی بات درست ہے۔ دراصل اگر ان تراجم کو مانا جائے اور جو خیال گزرتا تھا علماء کا اس کو مانا جائے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کہنا یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تو ہے لیکن واقعات کا اظہار نہیں۔ اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید ہی کبھی آپ کو امیر بنایا گیا ہو ورنہ آپ امیر نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ میں ہمیشہ ان دونوں الہامات کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی گواہ ہے۔ اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو ٹھیک کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دل کی ایسی بیماریاں لاحق ہوئیں کہ جن سے بچنا محال تھا اور دوسرے دن اٹھ کر نہ صرف یہ کہ کھانا پینا شروع کر دیا بلکہ ڈاکٹر جو بعض چیزوں کو ان کے لئے حرام سمجھتے تھے یعنی مکھن اور گھی کی غذا، رات کو حملہ ہوا ہے، صبح اٹھ کر کہا کہ مجھے مکھن کے پراٹھے پکا کر کھلاؤ اور واقعۃً پراٹھے کھایا کرتے تھے۔ اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازماً پورے اترتے ہیں کہ ”عَمَّرَہُ اللہُ علیٰ خلافِ التَّوقّع“ بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بارہا عمر پانا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بعینہ صادق آتی ہیں۔

پھر ”اَمَّرَہُ اللہُ علیٰ خلافِ التَّوقّع“ یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جاسکتی۔ میں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی باون سالہ حکومت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا گیا جتنا ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور میرے دور میں امیر بنایا گیا۔ پینتالیس (۴۵) بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس ہجرت کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی بنے رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی شخص اتنا لمبا عرصہ امیر مقامی بنا رہے۔ وہ امارت مقامی جو خود خلیفہ کے اپنے قبضے میں ہوا کرتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر خلیفہ کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر میں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کہنے کے مطابق آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نہایت بہادری سے سر انجام دیا۔ ”وہ بادشاہ آیا“ کے الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔ فرمایا دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو۔ ہونگے مگر جو میں نے دیکھے ہیں ان میں سے ان سے زیادہ جرأت کے ساتھ باطل کو رد کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

خلافت کے عاشق اور فدائی، اور میں جوان کے سامنے ایک چھوٹا بچہ تھا اور بچپن میں ان کی نظام میں ماریں بھی کھائی ہوئی ہیں اس طرح سامنے وفا کے ساتھ ایستادہ ہوئے ہیں جیسے اپنی کوئی حیثیت نہیں رہی اور بھائیوں میں سے یا اپنے دور کے عزیزوں میں سے اگر کسی نے ذرا بھی زبان کھولی ہے میرے متعلق، تو اتنی سختی سے اس کا جواب دیا ہے کہ جیسے رد کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں، رد کرنیکے عمل کو اتنی سختی سے استعمال کیا ہے کہ میں حیران رہ گیا سن کر۔ بارہا میں نے سنا اور میں حیران رہ جاتا تھا، نہ بھائی دیکھا، نہ عزیز دیکھا۔ اگر وہم گزرا کہ خلافت کے متعلق یہ غلط اشارہ کر رہا ہے تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی سختی سے اس کو رد کر دیا۔

یہ صورت حال ایک اور الہام کو بھی یاد کرا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے کشف میں دیکھتے ہیں کہ "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔ اب ظاہر بات ہے کہ یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا۔ یعنی ان لوگوں کی نظر میں پورا نہیں ہوا جو یہ بات ماننے پر تیار نہیں کہ بعض دفعہ باپ کے متعلق الہامات بیٹے کے لئے پورے ہوا کرتے ہیں۔ اب یہ بات بعینہٖ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ امارت مقامی جس پر میں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ ہوں، اس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں، اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے۔ جس کے متعلق بعینہٖ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔

پس یہ سارے الہامات اور ان کی واضح تشریحات جو واقعات نے بیان کر دی ہیں ان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ **یقیناً آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور ابھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔** اب جبکہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی، بہت دلیر انسان، خلافت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔

یہاں پچھلے دنوں جب آپ نے سفر کیا ہے تو اس سفر کے دوران اس دفعہ اتنے خوش گئے ہیں کہ مجھے وہم آیا کرتا تھا کہ کوئی بات ہے۔ پہلے کبھی بھی کسی سفر کے دوران نہ اتنا لمبا سفر کیا، نہ اتنی خوشی کا اظہار کیا۔ انگلستان دیکھتے ہوئے کہا مجھے تو اب یوں لگ رہا ہے میں نے پہلی دفعہ انگلستان دیکھا ہے۔ اب جو خوشی اس دفعہ دیکھنے میں ہوئی ہے کبھی ساری عمر نہیں ہوئی۔ جرمنی گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا، ہالینڈ گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت خوش گئے ہیں اس دفعہ یہاں سے کہ جس کی نظیر پہلے ان کے آنے میں کبھی نہیں ملتی۔ اس وقت مجھے شبہ پڑتا تھا جسے میں دوسرا رنگ دے دیا کرتا تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ یہ تو شاید جانے کی تیاریاں ہیں۔ پس وہ شبہ درست نکلا اس طرح گئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آئے۔ واپس آ ہی نہیں سکتے کیونکہ اس ملک کو چلے گئے ہیں جو ملک عدم تو نہیں ہے مگر ہمارے لئے عدم ہی کی طرح ہے یعنی جو ایک دفعہ چلا جائے پھر اس کا کوئی نشان واپس نہیں آیا کرتا۔ **مگر وہ شخص جس کے متعلق الہامات دنیا میں باقی رہے ہوں اس کا جانا بھی ایک فرضی جانا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ باقی رہتے ہیں، اسی دنیا میں باقی رہتے ہیں۔** پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

میری بیٹی فائزہ نے مجھے بتلایا کہ اتنا خوش تھے اس دفعہ کہ بار بار مجھ سے بھی بے حد محبت کا اظہار کرتے تھے اور ایک بات پر میں نے کہا کہ آپ بہت خوش ہیں تو کہتے تھے خوش کیوں نہ ہوں میرا خلیفہ مجھ سے راضی ہے۔ میں اسے بار بار دیکھتا ہوں، میں خوش کیوں نہ ہوں؟ وہ بچے نہیں تم نے دیکھے، فائزہ سے کہا، جو خلیفہ کے ساتھ پھرتے ہیں، ادھر اُدھر دوڑے پھرتے ہیں، ان کی خوشیاں نہیں دیکھیں وہ کیوں خوش ہیں اسی لئے کہ وقت کا خلیفہ ان سے راضی ہے۔ میں بھی اسی لئے خوش ہوں۔ یہاں بھی بہت خطرناک حملے ہوئے بیماری کے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بیماریوں سے نجات ملی۔ واپس جا کر بھی حملہ ہوا اس سے بھی پھر نجات ملی۔

بے حد بہادر انسان تھے کہ کم دنیا میں اتنے بہادر انسان دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہم ہوتا تھا تو دوسروں کے متعلق، اپنے متعلق نہیں۔ میری بیماری کا خطرہ، خوف، اور بچوں کو کہنا خیال رکھیں۔ اگر کوئی تاخیر ہو جائے کہیں سے آنے میں مثلاً ایک دفعہ یہ پہلے پہنچ گئے اور مجھے آنا چاہئے تھا مگر دیر میں آیا تو بے انتہا گھبراہٹ تھی، ٹہلتے پھرتے تھے کہ کیوں نہیں ابھی تک پہنچے۔ تو اپنے متعلق بالکل بے خوف اور دوسروں کے متعلق بے حد خوف رکھنے والے کہ کہیں کسی خطرناک واقعہ میں مبتلا نہ ہو گیا ہو، کسی مہلک حادثے کا شکار نہ ہو گیا ہو۔ ساری زندگی سادہ گزری ہے۔ بالکل بے لوث انسان اور سادہ زندگی گزارنے والے۔ ناظر اعلیٰ بھی اور اپنے بچے مسرور کو ساتھ لے کر زمینوں کا دورہ بھی کر رہے ہیں۔ وہاں زمینداروں کے ساتھ بیٹھ کر اسی طرح باتیں کر رہے ہیں۔ ذرا بھی ان کے اندر کوئی انانیت نہیں پائی جاتی تھی۔ بالکل سادہ لوح، غذا اگر مزے کی ہے تو اچھی لگے گی پر اگر نہیں بھی ہے تو خوشی سے کھاتے تھے اور ہر چیز میں ایک قناعت پائی جاتی تھی۔ پس اس ذکر خیر میں اگرچہ طول ہو گیا ہے لیکن یہ ذکر خیر ہے ہی بہت پیارا۔ اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے "تو ہماری جگہ بیٹھ جا" کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔

اس سفر کے دوران یہاں بعض لوگوں نے آپ کی ایسی خدمت کی ہے کہ اگر ان کا ذکر نہ کروں تو یہ ناشکری ہوگی۔ سب سے پہلے تو فضل احمد صاحب ڈوگر ہمارے شکریہ اور دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اصل بات کچھ اور تھی اور میں کچھ اور سمجھا کرتا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ فضل احمد صاحب ڈوگر میاں غلام احمد صاحب جو ان کے داماد ہیں ان کے ساتھ تعلق کی وجہ سے یہ خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن جب میری علیحدہ ملاقات ہوئی تو اس وقت انہوں نے ایک راز کی بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے باپ پر ان کا ایک احسان ہے جو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ صرف یہ احسان تھا جس کی یاد مجھے مجبور کرتی تھی چنانچہ میں نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ دیکھو یہ تمہارے باپ کی بجائے، ان سے بڑھ کر ہیں۔ ہماری نسلیں بھی اس احسان کو پورا نہیں کر سکتیں اس وجہ سے تم یہی سمجھو کہ تمہارا باپ تمہارے اندر دوبارہ آ گیا ہے۔ بلکہ اس باپ سے بڑھ کر ایک وجود تمہارے اندر آ گیا ہے۔ چنانچہ یہ راز اب کھلا ہے مجھ پر کہ کیوں فضل ڈوگر کے بھائی صدیق، بشیر اور غلام احمد اور سارے خاندان نے ان کی ایسی خدمت کی ہے کہ واقعۃً کوئی اپنے باپ کی بھی اس سے بڑھ کر خدمت نہیں کر سکتا۔ سارے سفر میں ساتھ لئے پھرے ہیں۔ ہر جگہ رہائش کا انتظام کیا ہے اور جب بھی خدمت کا موقعہ ملا اسے اپنی عزت افزائی سمجھا اور ظاہر یہی کیا جیسا کہ حق تھا کہ یہ ہمارا احسان نہیں، آپ کے احسان کا پورا بدلہ نہیں، ایک معمولی سا اظہار ہے جو ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ پس اللہ کے فضل کے ساتھ ان سب بھائیوں نے بھی آپ کی بہت خدمت کی ہے اور میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ انہوں نے تو احسان کا بدلہ اتارا ہے مگر ہمارے ایک محبوب قائد جو سارے پاکستان کے ناظر اعلیٰ بھی تھے، امیر مقامی بھی تھے، صدر انجمن احمدیہ کے صدر بھی تھے ان کے ساتھ جو حسن سلوک کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

یہ تو مضمون ہے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق، آج ان کی نماز جنازہ ربوہ میں پڑھائی جا چکی ہے۔ کثرت کے ساتھ تمام پاکستان کی جماعتیں شریک ہوئی ہیں۔ یہ میرا اندازہ ہے کہ شریک ہو گئی ہیں، پہلی جماعتوں کی طرف سے یہ اطلاعیں آ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بہت کثرت سے لوگ آ رہے ہیں لیکن ابھی تک ربوہ کی طرف سے اطلاع نہیں مل سکی۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں ایسا ہوا ہے حالانکہ نماز جنازہ کے بعد فوری طور پر مطلع کرنا ان کا فرض تھا کہ مجھے اطلاع دیتے کہ کیسی نماز جنازہ ہوئی، کیا واقعات ہوئے، لوگوں کا کس قدر ہجوم تھا۔ اس سارے ماحول کی تصویر کھینچنی ضروری تھی۔ لیکن مجھے بہت تعجب ہے۔ ہم نے جتنی دفعہ بھی کوشش کی ہے تمام فونوں کو مصروف پایا اور جمعے پر آنے سے پہلے تک ہمارا رابطہ نہیں ہو سکا۔ مگر یہ تو سارے پاکستان سے جہاں سے چاہتے رابطہ کر سکتے تھے۔ اس لئے مرکز کو یا ہمارے ہیڈ کوارٹر، مرکز تو یہی ہے جہاں میں ہوں، ہیڈ کوارٹر یعنی ربوہ میں جو نظام جاری ہے ان کو اتنی ہوش کرنی چاہئے کہ بڑے بڑے اہم معاملات ہوتے ہیں اور وہ منہ میں گھگنیاں ڈال کر بیٹھے رہ جاتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جو حالات گزرے ہیں بہت عجیب و غریب سے، ان میں بھی بار بار میرے اصرار پر انہوں نے مجھے اطلاعیں بھیجنی شروع کی ہیں، اس سے پہلے بالکل چپ بیٹھے تھے جیسے کچھ واقعہ ہی نہیں گزرا اور اب جنازے کے متعلق تفصیلات سے آگاہ نہ کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ آئندہ سے یاد رکھیں کہ ہر اہم بات جو پاکستان میں ہو نظام جماعت کا فرض ہے کہ جہاں سے بھی ہو سکے فوری طور پر مجھے اطلاع دے کر آگاہ کریں اور اس سے دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے۔

اب جبکہ میں یہ کہہ رہا ہوں منگلا صاحب کی ایک اطلاع اب میرے سامنے آئی ہے۔ آج نماز جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود انور نے پڑھائی۔ جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر ادا کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا تابوت بذریعہ ایمبولینس مسجد اقصیٰ لے جایا گیا جہاں نماز جمعہ و عصر کے بعد مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مختلف اضلاع کے امراء اور جماعتوں کے نمائندگان بھی آئے ہوئے

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا مختصر سوانحی خاکہ

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ 18 دسمبر 1928 بروز منگل بمطابق 5 رجب 1347ھ حضرت المصلح الموعودؓ کے ہاں حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ (ام طاہر) مرحومہ کے بطن سے قادیان دارالامان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی آمد کی وجہ سے قادیان میں جشن کا سماں تھا

☆ آپ نے اپنے بزرگ والدین کی نگرانی میں قادیان کی مقدس سرزمین میں پرورش پائی۔

☆ ابتدائی تعلیم قادیان سے ہی حاصل کی۔ اور 1944 میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی اور بی اے پرائیویٹ کیا۔

☆ 5 مارچ 1944 میں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ انتقال کر گئیں۔

☆ 1947ء میں تقسیم برصغیر کے وقت حفاظت مرکز قادیان کی ڈیوٹیاں دیں اور پھر پاکستان ہجرت فرمائی۔

☆ 7 دسمبر 1949 کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا 1953 میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ 1955 میں مزید تعلیم کے لئے لنڈن گئے۔ لندن یونیورسٹی میں داخلہ لے کر انگریزی صوتیات کا مضمون منتخب کیا اور انگریزی میں مہارت حاصل کی۔ 4 / اکتوبر 1957 کو آپ واپس پاکستان تشریف لے آئے۔

☆ 5 دسمبر 1957 کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا نکاح حضرت سیدہ آصفہ بیگم بنت محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ و صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا۔ 9 دسمبر کو شادی ہوئی اور 11 / دسمبر کو دعوت ولیمہ ہوئی۔

☆ 1958 میں وقف جدید انجمن احمدیہ کا قیام ہوا اور حضرت مصلح موعودؓ نے عہدیداروں میں سب سے پہلا نام آپ کا لکھا پھر ناظم ارشاد وقف جدید مقرر کیا۔ اس عہدہ پر آپ انتخاب خلافت تک فائز رہے۔

☆ 1960 کے جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ تقریر فرمائی۔

☆ 1962 میں حضور کی کتاب مذہب کے نام پر خون شائع ہوئی۔

☆ 1966 تا 1969 صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (پاکستان) رہے۔

☆ 1970 ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن کے طور پر تقرری۔

☆ 1974 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قیادت میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں شامل ہونے والے احمدیہ وفد میں نمائندگی۔

☆ 1975 میں آپ کی تالیف سوانح فضل عمر جلد اول کی اشاعت۔

☆ یکم جنوری 1979 صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ (پاکستان) کے عہدے پر انتخاب۔ اس عہدہ پر آپ تا انتخاب خلافت قائم رہے۔

اولاد::

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں سے نوازا۔

صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ ولادت 1960

صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ ولادت 1961

صاحبزادی یاسمین رحمان مونا صاحبہ ولادت ستمبر 1971

صاحبزادی عطیۃ الحبیب طوبیٰ ولادت 1974

دورِ خلافت رابعہ::

10 جون 1982 کو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چوتھا خلیفہ منتخب کر لیا گیا اسی روز آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

☆ 11 جون کو اپنے دورِ خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆ جولائی 1982 دورہ یورپ کے لئے روانگی۔

☆ 10 ستمبر کو مسجد بشارت سپین کا افتتاح فرمایا۔

☆ 29 اکتوبر 1982 کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں بیوت الحمد منصوبہ کا اعلان فرمایا۔

☆ 15 دسمبر 1982 امریکہ کے لئے پانچ نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کی تحریک فرمائی۔

☆ 25 دسمبر 1982 مرکزی مجلس صحت کا قیام۔

☆ 26 تا 28 دسمبر 82ء کو دورِ خلافت کا پہلا جلسہ سالانہ ربوہ میں ہوا۔

☆ 28 جنوری 83ء تحریک دعوت الی اللہ کا منظم آغاز۔

☆ یکم اپریل 83 آپ کے دور کی پہلی مجلس مشاورت۔

☆ 11 اپریل 83 دار الضیافت کے جدید بلاک کی بالائی منزل کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆ اگست 83 حضور انور کا دورہ مشرق بعید و آسٹریلیا۔ مسجد الہدیٰ آسٹریلیا کا سنگ بنیاد۔

☆ 26 تا 28 دسمبر 83ء جلسہ سالانہ ربوہ ہوا جو ربوہ میں آپ کے دور کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔ پونے تین لاکھ افراد کی شرکت۔

☆ 30 مارچ تا یکم اپریل 1984 جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت آپ کی صدارت میں ربوہ میں ہونے والی آخری مجلس شوریٰ 20 اپریل 84 مسجد اقصیٰ ربوہ میں آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆ 26 اپریل 84ء میں پاکستان کے ڈکٹیٹر اور تانا شاہ ضیاء الحق کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔

☆ 28 اپریل 84 مسجد مبارک میں بعد عشاء احباب سے خطاب۔

☆ 29 اپریل کو سفر یورپ کے لئے ربوہ سے روانگی۔ اور 30 اپریل کو بحفاظت الٰہی آپ لندن پہنچ گئے۔

☆ 4 مئی 84ء قیام لندن کے دور کا پہلا خطبہ جمعہ۔

☆ 20 جولائی 84ء سے 17 مئی 85 تک حکومت پاکستان کے قرطاس ابیض کے جواب میں خطبات کا سلسلہ۔ جواب زہق الباطل کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

☆ 14 مارچ 86 اسیران اور شہداء کے لواحقین کے لئے سیدنا بلال فنڈ کی تحریک جاری فرمائی۔

☆ 20 ستمبر 86 مسجد الاسلام کینیڈا کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆ 3 / اپریل 87ء وقف نو کی عظیم الشان تحریک کا اعلان۔

☆ یکم اگست 87 نائیجیریا کے 2 بادشاہوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں کا تبرک عنایت فرمایا۔

☆ جنوری 1988:: حضور انور کا مغربی افریقہ کے ممالک کا پہلا دورہ۔

10 جون 1988:: تمام جماعت کی نمائندگی میں حضور نے تمام معاندین کو مباہلہ کا چیلنج دیا جس کے بعد کئی عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے۔

☆ اگست 1988:: مشرقی افریقہ کے ممالک کا پہلا دورہ۔

☆ 23 مارچ 1989 کو صد سالہ جشن تشکر عالمگیر طور پر عظیم الشان رنگ میں منایا گیا۔ ربوہ میں جشن منانے پر پابندی لگا دی گئی۔

☆ جولائی 89ء:: حضور انور کا دورہ مشرق بعید۔

☆ 3 نومبر 89 تمام ممالک میں ذیلی تنظیموں کے صدارتی نظام کا اعلان۔

☆ 10 / نومبر 89:: Friday the 10th کا رؤیا پورا ہوا اور دیوار برلن گرا دی گئی۔

☆ 24 نومبر 89 پانچ بنیادی اخلاق اختیار کرنے کی تحریک فرمائی۔

☆ دسمبر 1991: حضور انور کا تاریخی سفر قادیان۔ سوویں جلسہ سالانہ سے خطاب۔

☆ 31 جنوری 1992 حضور انور کا خطبہ جمعہ پہلی بار مواصلاتی سیارے کے ذریعہ براعظم یورپ میں دیکھا اور سنا گیا۔

☆ 3 / اپریل 1992 کو حضور کی حرم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی وفات۔

☆ جلسہ سالانہ برطانیہ 92 براہ راست ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔

☆ 21 اگست 92:: حضور انور کے خطبات چار براعظم میں نشر کئے جانے لگے۔

☆ 17 اکتوبر مسجد ٹورانٹو کا افتتاح فرمایا۔ حضور کے خطبات کینیڈا سے براہ راست نشر ہوئے۔

☆ 26 تا 28 دسمبر 92 جلسہ سالانہ قادیان:: لندن میں قادیان کے لئے جلسہ۔ 8 افراد کی بیعت۔

☆ پہلی بار بیعت سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر ہوئی۔

☆ 16 اپریل 93ء حضور نے اپنی بیٹی یاسمین رحمٰن مونا کا نکاح پڑھا۔ سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر ہونے والا یہ پہلا نکاح تھا۔

☆ 31 جولائی 93 پہلی عالمی بیعت۔ دو لاکھ افراد کی شمولیت۔ اس کے بعد 2002 تک علی الترتیب چار لاکھ، آٹھ لاکھ، سولہ لاکھ، تیس لاکھ، پچاس لاکھ، ایک کروڑ، چار کروڑ، آٹھ کروڑ اور دو کروڑ افراد نے بیعت کی۔

☆ 31 دسمبر 93:: حضور نے ماریشس میں خطبہ دیا اور ایم ٹی اے کی نشریات بارہ گھنٹے کرنے کا اعلان۔

☆ 1993 عالمی درس القرآن کا آغاز۔

☆ 7 جنوری 94 ایم ٹی اے کی نشریات کا باقاعدہ آغاز۔ اور الفضل انٹرنیشنل کا باقاعدہ اجراء۔

☆ 23 مارچ 94 ایم ٹی اے پر ہومیو پیتھک کلاسز۔

☆ 15 جولائی 94: ترجمۃ القرآن کلاس کا اجراء۔

☆ 14 / اکتوبر 94:: مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ امریکہ اور ایم ٹی اے ارتھ سٹیشن کا افتتاح فرمایا۔

☆ 5 جولائی 96ء ایم ٹی اے کے پروگرام گلوبل بیم پر نشر ہونے لگے۔

☆ 1998:: جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور کے خطابات۔ حاضری 23 ہزار۔

☆ 24 فروری 99 حضور انور نے 305 گھنٹے کی کلاسز کے ذریعہ ایم ٹی اے پر ترجمۃ القرآن کا دور مکمل فرمایا۔

☆ 2000 میں حضور انور کا تاریخی دورہ انڈونیشیا۔

☆ 2002 میں آپ کے دورِ خلافت کا آخری جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حاضری 19400 سے

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

کے حالات و خدمات قبل از خلافت

☆ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 15 ستمبر 1950ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم ومحترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے۔

☆ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے ہیں۔

☆ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا۔

☆ 1967ء میں ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت فرمائی۔

☆ 1976ء میں زرعی یونی ورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچرل اکنامکس میں حاصل کی۔

☆ 31 جنوری 1977ء کو آپ کی شادی مکرمہ سیدہ امتہ السبوح بیگم صاحبہ بنت محترم صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ مرحومہ ومکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے ہوئی۔ 2 فروری کو دعوت ولیمہ ہوئی۔

☆ آپکو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی مکرمہ امتہ الوارث فاتح صاحبہ اہلیہ مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب نواب شاہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب حال متعلم لندن سے نوازا ہے۔

☆ 1977ء میں وقف کر کے نصرت جہاں سکیم کے تحت اگست 1977ء میں غانا روانگی۔

☆ غانا میں 1977ء تا 1985ء بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا 2 سال، ایسارچر 4 سال، اور پھر 2 سال احمدیہ زرعی فارم ٹمالے شمالی غانا کے مینیجر رہے۔ آپ نے غانا میں پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔

☆ 1985ء میں پاکستان واپسی ہوئی اور 17 مارچ 1985ء سے نائب وکیل المال ثانی کے طور پر تقرر ہوا۔

18 جون 1994ء کو آپکا تقرر بطور ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ہو گیا۔

10 دسمبر 1997ء کو ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مقرر ہوئے۔ اور تا انتخاب خلافت اس منصب پر مامور رہے۔

اگست 1998ء میں صدر مجلس کارپرداز مقرر ہوئے۔

☆ بحیثیت ناظر اعلیٰ آپ ناظر ضیافت اور ناظر زراعت بھی خدمات بجالاتے رہے۔

☆ 1994ء تا 1997ء چیرمین ناصر فاؤنڈیشن رہے۔ اسی عرصہ میں آپ صدر تزئین ربوہ کمیٹی بھی تھے۔ آپنے گلشن احمد نرسری کی توسیع اور ربوہ کو سرسبز بنانے کیلئے ذاتی کوشش اور نگرانی فرمائی۔

☆ 1988ء تا 1995ء ممبر قضا بورڈ رہے۔

☆ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں سال 77-76ء میں مہتمم صحت جسمانی، 85-84ء میں مہتمم تجنید، سال 86-85ء تا 89-88ء مہتمم مجالس بیرون اور 90-89ء میں نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان رہے۔

☆ انصار اللہ پاکستان میں قائد ذہانت وصحت جسمانی 95ء اور قائد تعلیم القرآن 95ء تا 97ء رہے۔

☆ 1999ء میں ایک مقدمہ میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ 30 اپریل کو گرفتار ہوئے اور 10 مئی کو رہا ہوئے۔

☆ 22 اپریل 2003ء کو لندن وقت کے مطابق 11:40 بجے رات آپکے بطور خلیفۃ المسیح الخامس ہونے کا اعلان ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً 53 سال ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے اور اشاعت دین کے کاموں میں روح القدس کی تائید سے نوازے آمین۔ (منقول از www.alislam,org 23.4.03)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

خلافت کا بابرکت نظام

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی جماعت کو قیمتی نصائح

تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی...... بے شک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی۔ تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی۔ بلکہ دن بدن بڑھے گی۔ اور اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر ایک مارا جائے تو اس کے بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔ (درس القرآن صفحہ 73)

اسی طرح 1947ء کے پرآشوب دور میں ایک انتہائی اہم پیغام میں فرمایا:

خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کیلئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو...... میرا یہ پیغام باہر کی جماعتوں کی بھی پہنچا دو اور انہیں اطلاع دو کہ تمہاری محبت میرے دل میں ہندوستان کے احمدیوں سے کم نہیں تم میری آنکھوں کا تارہ ہو میں یقین رکھتا ہوں کہ جلد سے جلد اپنے ملکوں میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ کر آپ لوگ دوسرے ملکوں کی طرف توجہ دیں گے۔ اور ہمیشہ خلیفۂ وقت جو ایک وقت میں ایک ہی ہو سکتا ہے کے فرمانبردار رہیں گے۔ اور اس کے حکموں کے مطابق اسلام کی خدمت کریں گے۔ (تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 722)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں لوگوں کو خیال تھا کہ ان کی زندگی تک یہ سلسلہ ہے لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو پھر بھی یہ سلسلہ قائم رہا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے متعلق لوگ یہ کہنے لگے وہ بڑے عالم ہیں۔ ان پر سلسلہ کا دارومدار ہے۔ لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو ان کے بعد سلسلہ اور بھی بڑھا۔ اسی طرح ہمارے بعد بھی یہ سلسلہ بڑھتا جائے گا۔ جب تک نظام قائم رہے گا اور جماعت میں اطاعت کا مادہ رہے گا۔ لیکن جب لوگ نظام توڑ دیں گے تو پھر خدا کی سنت ہے کہ وہ برکتیں اٹھا لیتا ہے۔ ہاں خدائی سلسلے آدمیوں پر نہیں ہوا کرتے وہ خدا کے منشاء کے ماتحت قائم ہوتے ہیں۔ (الفضل 29 نومبر 1927ء)

آئندہ منتخب ہونے والے خلیفہ کو بشارت

جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے تو میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ذلیل کیا جائے گا۔ اور تباہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرے کہ خلافت حقہ اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے۔ پس چونکہ وہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پورا کرنے کیلئے کھڑا ہوگا اس لئے اسے ڈرنا نہیں چاہئے۔ (خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ 17)

ہر احمدی کیلئے تجدید بیعت کرنا ضروری ہے

جیسا کہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو یہ خوشخبری مل چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بحیثیت خلیفۃ المسیح الخامس، تخت خلافت پر متمکن فرما دیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تمام پرانے اور نئے احمدیوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تجدید بیعت کا عہد کریں۔ چنانچہ نئے بیعت فارم چھپوا کر بھجوائے جا رہے ہیں۔ اس نئے بیعت فارم کو خواہ انفرادی طور پر پُر کریں۔ خواہ اس طور سے کہ ایک خاندان کے تمام افراد ایک ہی بیعت فارم پُر کریں اور سب اس پر دستخط کر دیں۔ یا ایک جماعت کے تمام افراد مل کر ایک فارم پر کریں اور سب افراد جماعت اس پر دستخط کر دیں۔

جملہ مبلغین و معلمین اور تمام عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ذاتی توجہ دے کر جلد از جلد تمام افراد جماعت کی تجدید بیعت کے فارم پر کروا کر نظارت اصلاح وارشاد قادیان کو بھجوادیں۔ (محمد اکبر قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

قرارداد تعزیت

بروفات حسرت آیات سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان (زیر ریزولیشن نمبر 24 غ م 03-4-19)

رپورٹ بکرم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کہ مورخہ 19 راپریل 2003ء کی شام ساڑھے پانچ بجے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ کی جانب سے ایک اہم بلیٹن جو مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری پڑھ کر سنا رہے تھے، سے یہ المناک و اندوہناک اطلاع ملی کہ ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب لندن وقت کے مطابق صبح 9:30 بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔

انا للہ وانّا الیہ راجعون ۔ کُلّ من علیھا فان وَّیبقی وجہ ربّک ذُو الجلالِ وَالاکرام ۔

18 رنومبر جمعۃ المبارک کو حضور پُرنور کا خطبہ سننے اور اُسی دن کی مسجد فضل لندن میں دلنشین اور پُر بہار مجلس عرفان ایم ٹی اے پر دیکھنے اور سننے والوں کو گمان تک نہ ہو سکتا تھا کہ آئندہ چند گھنٹوں میں ہمارا پیارا امام ہمیشہ کیلئے ہمیں داغِ مفارقت دینے والا ہے۔ دلوں کو ہلا دینے والی یہ اندوہناک اطلاع آناً فاناً احباب قادیان میں پھیل گئی۔ اور پورے ماحول میں غم کی لہر اور گہری افسردگی چھا گئی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نصیحت ڈھارس بندھا رہی تھی کہ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا ☆ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ موعود آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کے فرزند ارجمند اور آپؓ ہی کی خُو بُو اور آسمانی صفات و برکات کے ظلِ و عکس تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی حرم ثالث حضرت سیدہ مریم بیگم اُمّ طاہرؓ صاحبہ کے بطن مبارک سے 18 ردسمبر 1928ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل نازل ہوا کہ بٹالہ سے قادیان تک کے سفر کی تکالیف کا بھی خاتمہ ہو گیا اور اگلے ہی دن یعنی 19 ردسمبر 1928ء کو قادیان میں ریل گاڑی پہنچ گئی۔

آپ کی ابتدائی تعلیم قادیان میں اور پھر تقسیم ملک کے بعد لاہور اور ربوہ میں مکمل ہوئی۔ 1955ء میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔ واپسی کے بعد مرکز سلسلہ ربوہ میں بطور ناظم وقفِ جدید، صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر مجلس انصار اللہ کے اہم عہدوں پر خدمات بجالانے کے علاوہ خلافت ثانیہ اور خلافت ثالثہ کے دور میں وقتی اور مستقل نوعیت کی کئی انتظامی ذمہ داریوں کو بااحسن طریق ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال پر 10 رجون 1982ء کو قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے طور پر خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے۔ اور مخالفِ احمدیت پُر آشوب دور میں منشاء الٰہی کے تحت اپریل 1984ء میں پاکستان سے لندن ہجرت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور روح القدس کی برکت سے اکیس سال تک جماعت احمدیہ عالمگیر کی کامیاب قیادت فرماتے ہوئے جماعت کو چار دانگِ عالم میں ترقیات کی شاہراہ پر چھوڑ کر مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ کا 21 سالہ دورِ خلافت غیر معمولی برکتوں سے معمور ہے اس قرارداد تعزیت میں صرف چند برکتوں کی طرف اشارہ ہی کیا جا سکتا ہے:-

☆- خلافتِ رابعہ کے مبارک دور کو یہ خصوصیت اور امتیاز حاصل رہا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 1882ء میں ماموریت کے الہام سے لیکر 1903ء تک جو اہم واقعات اور پُر عظمت پیشگوئیاں پوری ہوئی تھیں اُن کی صد سالہ جوبلیاں خلافتِ رابعہ کے مبارک دور میں واقع ہوئیں۔ چنانچہ خلافت کے پہلے سال ہی 1982ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماموریت کے الہام پر سو سال پورے ہوئے۔ 1986ء میں پیشگوئی مصلح موعود پر سو سال پورے ہوئے اور 1989ء میں جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہونے پر حضور کی قیادت میں عظیم الشان رنگ میں عالم احمدیت نے صد سالہ جشن تشکر منایا۔ پھر 1991ء میں صد سالہ جلسہ سالانہ کے تاریخی موقعہ پر تقسیم ملک کے بعد پہلے خلیفہ کی حیثیت سے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لائے۔ اسی سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیح موعود پر سو سال پورے ہوئے تھے۔ پھر 1994ء میں پُر شوکت نشان کسوف و خسوف پر اور 1996ء میں لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کے جملہ مذاہب کے مضامین پر بالا رہنے کی پیشگوئی پر سو سال پورے ہونے پر حضور کی ہدایات کے مطابق جماعت ان نشانات کی یاد کو بااحسن طریق منا چکی ہے۔ اسی طرح 2001ء میں نیو ملینیم کے آغاز پر دنیا کی 1/10 آبادی تک پیغام اسلام احمدیت پہنچانے کی مہم کا آغاز کیا گیا اور 2003ء کے ماہِ مارچ میں منارۃ المسیح اور بیت الدعاء کے سنگِ بنیاد پر سو سال پورے ہوئے۔ اس طرح حضور کے 21 سالہ مبارک دورِ خلافت میں سات نوعیت کی صد سالہ جوبلیاں منائی گئیں۔

☆- خلافتِ رابعہ کی دوسری نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق دنیا بھر کے معاندین و مکفرین کو دعوتِ مباہلہ دی جس کے نتیجہ میں دنیا نے ایک مرتبہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انّی مھین من اراد اھانتک کو کمال شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرعونِ زمانہ اور کئی سرکش دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچایا اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ عالمگیر کو ایسی غیر معمولی تائیدات اور نصرتوں سے نوازا جس کے شیریں ثمرات سے آج تک عالمِ احمدیت فیضیاب ہو رہا ہے۔

☆- پاکستان میں عرصہ بیس سال سے جاری شدید مخالفت کے دور میں جہاں درجنوں احمدیوں کو جامِ شہادت نوش کرنے کی سعادت ملی اور سینکڑوں احمدی مقدمات کی سختیاں جھیلتے چلے آ رہے ہیں اور سینکڑوں فرزندان احمدیت جیلوں میں کوہِ عزیمت بنے رہے وہاں اس اولوالعزم خلیفہ کی مؤید من اللہ قیادت میں جماعت احمدیہ پوری دنیا میں ایک کوہِ وقار بن کر اُبھری ہے اور بین الاقوامی لحاظ سے ایک عزت کا مقام حاصل کر چکی ہے۔

☆- آپ کو اپنے دورِ خلافت میں جہاں متعدد مغربی اور افریقی ممالک کے کامیاب دورے کرنے کی توفیق ملی وہاں ایک مسلم مملکت انڈونیشیا کا بھی تاریخ ساز دورہ کرنے کی سعادت ملی۔ جس کے نتیجہ میں انڈونیشیا میں احمدیت کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

☆- حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں کئی عظیم الشان تحریکوں کا آغاز عمل میں آیا جن پر جماعت نے والہانہ لبیک کہنے کی سعادت پائی۔ چنانچہ سب سے پہلی اور نہایت اہم تحریک دعوت الی اللہ کی تحریک تھی جس کے نتیجہ میں 1993ء سے عالمی بیعت کا رُوح پرور پروگرام شروع ہوا اور آپ کی زندگی کے آخری جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء کی عالمی بیعت تک آغوش احمدیت میں نئے آنے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے ترقی کرتے کرتے بیس کروڑ تک جا پہنچی اور دنیا کے 174 ممالک میں جماعت قائم ہو گئی۔ بالخصوص ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جو حیرت انگیز ترقی نصیب ہوئی ہے وہ خلافت رابعہ کی ایک عظیم برکت اور اہم کارنامہ ہے۔

☆- پھر ان نومبائعین کے سنبھالنے اور مستقبل کی عظیم ضروریات کو پورا کرنے کیلئے آپ نے الٰہی منشاء کے تحت وقفِ نو کی تحریک فرمائی جس میں بفضلہ تعالیٰ کئی ہزار والدین نے اپنے ہاں پیدا ہونے والے بچوں کی زندگیاں وقف کر کے جماعت کو پیش کر دیں۔

☆- دُکھی انسانیت کی خدمت کا جذبہ آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ بوسنیا- ترکی- جاپان- ہندوستان اور افریقی ممالک جماعت کی خدمات کے ممنون رہیں گے۔ بلکہ دُکھی انسانیت کی خدمت کیلئے آپ نے لندن اور جرمنی میں Humanity First کے نام سے ادارہ قائم فرمایا جس کے ذریعہ خدمت کے بہت کام ہو رہے ہیں۔

☆- پھر آپ کے مبارک دور میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت اور مساجد و مشن ہاؤسز اور عظیم الشان تربیتی و تبلیغی مراکز کی تعمیر میں جو گرانقدر کام ہوا ہے وہ بھی حیرت انگیز ہے۔

☆- تیسری دنیا میں احمدیت کے نفوذ کی غرض سے وقفِ جدید کی تحریک کو آپ نے عالمگیر حیثیت کی حامل بنا دیا جس کے نتیجہ میں ہندوستان اور افریقی ممالک وغیرہ میں کروڑہا روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔

☆- آپ کے دورِ خلافت کی ایک عظیم الشان نعمت مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کا اجراء ہے جو آج خدا کے فضل سے دنیا کے کناروں تک روزانہ چوبیس گھنٹے کی اسلامی نشریات پیش کر رہا ہے۔ جس کام کو مسلم دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں انجام نہ دے سکیں خدا کے اس برحق خلیفہ نے اللہ کی تائید و نصرت سے دن رات محنت کر کے اس کو نہ صرف جاری فرمایا بلکہ متعدد پروگراموں میں بنفس نفیس خود شامل ہو کر نہایت عرقریزی سے ان کو کامیاب اور مفید بنانے کی زندگی کے آخری دن تک جدوجہد فرماتے رہے۔ آپ کی مجالس علم و عرفان اور آپ کے درس القرآن اور اُردو ترجمۃ القرآن کی کلاسیں۔ آپ کی ہومیوپیتھی رہنمائی کی کلاسیں۔ آپ کی اُردو کلاس۔ اور بچوں اور مختلف زبانیں بولنے والوں کے ساتھ الگ الگ دلچسپ ملاقات کے پروگرام رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے۔

☆- اسی طرح قادیان کی موجودہ اور مستقبل کی ضروریات کے پیش نظر جو جدید تعمیرات کا سلسلہ شروع فرمایا اور گیسٹ ہاؤسز اور بیوت الحمد کالونی اور جدید ہسپتال تعمیر کروایا اور دار المسیح کی رینوویشن اور مزید آئندہ تعمیرات کیلئے جو ہدایات فرمائی ہیں وہ بھی ہمیشہ آپ کی یاد دلاتی رہیں گی۔

☆- پھر اپنی مبارک زندگی کے آخر میں اپنی والدہ ماجدہ حضرت مریم بیگم رضی اللہ عنہا کے نام پر مریم شادی فنڈ کے نام سے جو فنڈ قائم فرمایا آئندہ غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کیلئے ایک بابرکت یادگار تحریک کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی اس آخری تحریک کو بھی بہت بابرکت فرمائے۔

یہ بابرکت وجود اب ہم سے جدا ہو چکا ہے ہم اُس کی پاک روح کو مخاطب کر کے عرض کرتے ہیں کہ اے

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتقال پر ملال کی خبر اور سوگوار ماحول

قادیان 19 اپریل (بروز ہفتہ) قادیان دار الامان میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے رحلت فرما جانے کی خبر ایم ٹی اے کے اس نشریہ کے ذریعہ موصول ہوئی جس میں محترم پرائیوٹ سیکرٹری صاحب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ کے ایک نشریہ کے ذریعہ حضور کے انتقال کی خبر دی۔ اس وقت قادیان میں شام کے پانچ بجے تھے۔ اس اچانک خبر کے ملتے ہی سب احباب ایک دوسرے کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگے کہ آخر یہ اچانک ہو کیا گیا ہے ابھی تو کل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا اور مجلس عرفان میں بھی شامل ہوئے تھے کوئی خاص بیماری کی اطلاع بھی نہ تھی۔ بہر حال سب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

کا ورد کرتے ہوئے ایم ٹی اے کے ساتھ یوں چپک گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی اطلاع پانے سے محروم ہو جائیں۔

اس اطلاع کے ملتے ہی محترم چوہدری محمد اکبر صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے بیرون قادیان احباب کو اس کی اطلاع دی اور مورخہ 20-21-22 / اپریل تینوں دن نماز تہجد باجماعت اور مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ تینوں روز بھاری تعداد میں احباب جماعت نماز تہجد اور اجتماعی دعا میں شمولیت کرتے رہے۔ 22 / اپریل کو اجتماعی طور پر نفلی روزہ بھی رکھا گیا اور ان ایام میں اجتماعی و انفرادی طور پر صدقات بھی دئے گئے

احباب قادیان نے 19 کی شام سے لیکر 23 تک کے یہ ایام نہایت گریہ وزاری اور رقت میں گزارے اور سب ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے انتظار میں عہد اطاعت و وفا کی خاطر آنکھیں بچھائے بیٹھے رہے۔

قادیان میں 20 / اپریل سے 23 / اپریل تک دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کی خاطر صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات بند کر دئے گئے تھے۔

23 / اپریل کو احباب جماعت قادیان و ہندوستان کی ایک بھاری تعداد تمام رات قدرت ثانیہ کے مظہر خاص کے انتظار میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے سامنے بیٹھی رہی۔ چنانچہ فجر کی اذان سے چند منٹ قبل ایم ٹی اے پر پہلے مرزا مسرور احمد صاحب کی تصویر دکھائی گئی اور بتایا گیا کہ اب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بحیثیت خلیفۃ المسیح الخامس مسند خلافت پر متمکن فرما دیا ہے۔ ساتھ ہی جب اراکین مجلس انتخاب کے سامنے مختصر خطاب کے بعد آپ نے الفاظ بیعت دہرانے شروع فرمائے تو اس وقت قادیان کی مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ سے فجر کی اذان ہو رہی تھی اور ایک نئی مبارک صبح کے طلوع ہونے کی خوشخبری عطا ہو رہی تھی۔

احباب قادیان اس خوشی و غم کے ملے جلے جذبات کے ساتھ پرنم آنکھوں سے ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے ایسے میں معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ یہ غم کے آنسو ہیں یا خوشی کے۔ لیکن بہر حال خوشی غم پر غالب تھی کہ خدا نے اپنی اس جماعت کے خوف کو پھر ایک بار امن سے بدل دیا تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

چنانچہ حسب ارشاد محترم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان 23 / اپریل کو شام 6 بجے تمام احباب جماعت مسجد اقصیٰ میں اور مستورات مسجد مبارک میں اکٹھی ہوئیں اور سب عالمی بیعت میں شامل ہوئے جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی نماز جنازہ ٹھیک اسی وقت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھائی جبکہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس اسلام آباد میں نماز جنازہ پڑھا رہے تھے۔ قادیان میں نماز جنازہ کے وقت عجیب گریہ وزاری اور رقت کا ماحول تھا۔ نماز جنازہ کے بعد مسجد میں لگے ٹی وی سیٹ پھر آن کر دیئے گئے اور احباب جماعت نے اپنے محبوب خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی تدفین کا پروگرام ایم ٹی اے سے دیکھا اور پھر اجتماعی دعا میں شمولیت کی جس کے بعد نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئی اور احباب جماعت و مستورات اپنے گھروں کو لوٹے۔

غیر مسلم بھائیوں کا اظہار تعزیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال پر ملال کی خبر پورے ملک میں نہایت افسوس اور صدمہ کے ماحول میں سنی گئی چنانچہ قادیان دار الامان میں اسی روز سے معروف شخصیتوں کا اظہار تعزیت کے لئے تانتا بندھ گیا۔ ان شخصیات میں جن میں سے بعض بنفس نفیس قادیان میں حاضر ہوئے درج ذیل ہیں۔

1)۔۔۔ سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ وزیر سوشل ویلفیئر پنجاب۔ (2)۔۔۔ ایم ایل اے حلقہ سری ہرگووند پور سردار جرنیل سنگھ ماہل پردھان میونسپل کمیٹی قادیان (3)۔۔۔ بابا کشمیرا سنگھ پریذیڈنٹ سنت سماج جالندھر (4)۔۔۔ سردار نتھا سنگھ دالم سابق وزیر پنجاب (5)۔۔۔ پرنسپل سکھ نیشنل کالج قادیان (6) پرنسپل ریاڑکی کالج تغلوالا (7)۔۔۔ شری سدھو سنگھ انکم ٹیکس افسر بٹالہ (8)۔۔۔ شری ونود کمار انکم ٹیکس افسر بٹالہ۔ (9)۔۔۔ کشمیرا سنگھ راجپوت لیڈر بھارتیہ جنتا پارٹی و جنرل سیکرٹری پنجاب نے بھی اپنے تعزیتی پیغام میں حضور کی شخصیت کے متعلق اپنے نیک تاثرات کا اظہار کیا اور علاقے کے سرپنچ صاحبان اور دیگر معروف شخصیتیں موقعہ پر حاضر ہوتی رہیں۔ جبکہ سردار امریندر سنگھ چیف منسٹر پنجاب اور سردار پرتاب سنگھ باجوہ کیبینٹ منسٹر پنجاب نے اپنے تعزیتی پیغامات بھجوائے۔ ان کے علاوہ علاقے کی مختلف تنظیموں اداروں اور کالجوں نے اپنے تعزیتی ریزولیوشنز بھی پاس کئے۔

خلافت سے زندہ دلوں میں خدا

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے
اسی سے ہر اک مشکل آسان ہے
گریزاں ہے اس سے جو نادان ہے
رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم
نہ ہوگا کبھی اپنا اخلاص کم
بڑھے گا اسی سے ہمارا قدم
خلافت کا جب تک رہے گا قیام
نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام
خلافت کا جس کو نہیں احترام
زمانے میں ہوگا نہ وہ شاد کام
تمنائیں اس سے ہیں اپنی جوان
ہے آسان اس سے ہر اک امتحان
خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل ہو اسی پر فدا
اسی کے ہے دم سے ہماری بقا

(میر اللہ بخش تسنیم)

تحسین تیری عمر، کہ جس عمر میں تو نے
صد خضر کی عمروں کے سوا کام کیا ہے

وہ راہ بچھی آنکھوں کا مہمان، مری جان
کیوں چھوڑ گیا ہے مجھے ، کیوں چھوڑ گیا ہے
میں کیسے جیوں چھوڑ کے اس دل کے مکیں کو
جو میرے رگ و ریشے میں جاں بن کے رہا ہے
کیوں ضبط سے باہر ہے مرا درد مسلسل
وہ درد میں رس گھولنے والا جو گیا ہے
اک ہجر زدہ تیری جدائی میں مری جاں !
بس وصل کے لمحوں کو ترستا ہی رہا ہے
ہے گلشن دل تیری ہی خوشبو سے معطر
ہر پھول تیری یاد کے غنچے سے کھلا ہے
تحسین تیری عمر، کہ جس عمر میں تو نے
صد خضر کی عمروں کے سوا کام کیا ہے
گو سیل غم اشک نہیں آنکھ کے بس میں
دل خم کئے لیکن سر تسلیم کھڑا ہے
دے درد میں ڈھارس تو مجھے آپ ہی مولا
" میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے"

(ضیاء اللہ مبشر)

قدرت ثانیہ کے پانچویں دور کا مبارک آغاز

تقدیر رَبّانی کے چمکتے ہوئے نشانوں کا غیر معمولی اجتماع

اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ - اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے قلم سے

عصر حاضر کے امام موعود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''الوصیت'' صفحہ 7-6 میں قدرت ثانیہ کی نسبت یہ مہتم بالشان بشارت دی کہ:-

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔''

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 8 ستمبر 1950 کو کوٹریا روڈ میگزین لین کراچی میں نئی تعمیر شدہ مسجد میں پہلا خطبہ جمعہ دیتے ہوئے نہایت پر شوکت انداز میں اس بشارت پر روشنی ڈالی چنانچہ فرمایا:

''حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اسکے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی۔ اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی۔ اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی۔ اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرے میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا حضرت مسیح موعودؑ ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں لیکن ''رجال'' کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔

(الفضل 8 ستمبر 1950 صفحہ 6 کالم 4)

اس روح پرور خطاب کے صرف چند روز بعد ہمارے امام عالی مقام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی 15 ستمبر 1950 کو ولادت ہوئی۔

(قلمی نوٹ بک مرتبہ مولانا عبدالرحمن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح صفحہ 9 غیر مطبوعہ)

اور چونکہ آپ کا مبارک اور مقدس وجود رجال (من فارس) کا درخشندہ ثبوت و برہان بننے والا تھا اس لئے آپ کا اسم گرامی مسرور احمد رکھا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی نام ہے۔ چنانچہ دسمبر 1907 کو الہام ہوا'' میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔ انی معک یا مسرور'' یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔

آگے جو عربی کی الہامی عبارتیں ہیں اس میں یہ وعدہ بھی جناب الٰہی نے دیا کہ عنقریب ان کو آفاق میں بھی نشانات دکھلائیں گے''

(بدر 19 دسمبر 1907 صفحہ 5-4 و الحکم 24 دسمبر 1907 صفحہ 4 تذکرہ طبع چہارم صفحہ 744)

اس ضمن میں اللہ جل شانہ کی زبردست تقدیر جس رنگ میں کارفرما ہونی مقدر تھی اس کا ذکر 1903 کے الہامات میں 21 اپریل کے الہام میں ملتا ہے۔ (یاد رہے 21 اپریل 2003 ہی کو مولانا عطاء المجیب راشد صاحب سیکرٹری مجلس انتخاب خلافت لندن کی طرف سے 22 اپریل کو اس کے انعقاد کا اعلان نہ صرف ایم ٹی اے پر بار بار نشر ہوا بلکہ الفضل ربوہ میں بھی شامل اشاعت ہوا۔) بہر کیف 21 اپریل 1903 کا الہام حضرت مسیح موعودؑ کے قلم مبارک سے الحکم 24 اپریل 1903 صفحہ 12 پر ایک صدی قبل شائع شدہ ہے کہ:-

''یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں۔''

ازاں بعد اپریل 1903 کے تیسرے عشرہ میں متعدد الہامات ہوئے جن میں مستقبل کے جلالی اور جمالی تغیرات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد 30 اپریل کو یہ عالمگیر اور پر مسرت خبر دی گئی کہ'' اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے۔''

(البدر 8 مئی 1903 صفحہ 122 تذکرہ صفحہ 471)

اس نئے انقلاب آفریں اور تاریخ ساز دور کی عالمگیر عظمت کا پہلا نمونہ حضور کی عالمی سطح پر بیعت اور عالمی سطح پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا بھر میں اس کی منادی کی صورت میں جناب الٰہی کی طرف سے دکھلایا جا رہا ہے۔ جس کی کوئی نظیر قبل ازیں قدرت ثانیہ کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

آخر میں مجھے یہ بتلانا لازم ہے کہ رسالہ ''الوصیت'' قدرت ثانیہ کے نظام آسمانی کے دائمی چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے ہمیں ہمیشہ زیر مطالعہ رکھنا از بس ضروری ہے۔ اس تاریخی رسالہ کے دو روح پرور اور ولولہ انگیز اقتباسات درج ذیل ہیں پہلے اقتباس میں قدرت ثانیہ کے آفاقی نظام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور دوسرے میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو نہ صرف ان کی بنیادی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے بلکہ ان کے لئے عالمگیر غلبہ کی عدیم المثال پیشگوئی فرمادی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔'' (صفحہ 6)

نیز فرمایا:-

''دیکھو میں خدا کی منشا کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والی ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔'' (الوصیت صفحہ 9-8)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

☆☆☆

مجلس انتخاب اور خلیفہ کا حلف

مجلس انتخاب خلافت کا ہر رکن انتخاب سے پہلے یہ حلف اٹھائے گا کہ:

''میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں خلافت احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دوں گا جو جماعت مبایعین سے خارج کیا گیا ہو۔ یا اس کا تعلق احمدیت یا خلافت احمدیہ کے مخالفین سے ثابت ہو۔''

جب خلافت کا انتخاب عمل میں آئے تو منتخب شدہ خلیفہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے بیعت لینے سے پہلے کھڑے ہو کر قسم کھائے کہ:

''میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں خلافت احمدیہ پر ایمان رکھتا ہوں اور میں ان لوگوں کو جو خلافت احمدیہ کے خلاف ہیں باطل پر سمجھتا ہوں اور میں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کیلئے پوری کوشش کروں گا اور جماعت احمدیہ کی دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور میں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا۔ اور قرآن شریف اور حدیث کے علوم کی ترویج کیلئے جماعت کے مردوں اور عورتوں میں ذاتی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی کوشاں رہوں گا۔''

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گزشتہ دنوں بھارت کی مندرجہ ذیل لجنات کے تحت جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔ تلاوت ونظم سے جلسے کا آغاز ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ رپورٹیں خلاصۃً پیش خدمت ہیں:

لجنہ اماء اللہ کانپور: مورخہ 03-1-26 لجنہ اماء اللہ کانپور نے محترمہ یاسمین خلیل صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں تلاوت خوانی کے بعد 8 مضامین اور پانچ نظمیں پڑھی گئیں۔ اس طرح مورخہ 10 اکتوبر 02ء کو بھی لجنہ اماء اللہ کانپور نے جلسہ کیا۔ جسمیں سات مضامین اور چار نظمیں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر پڑھی گئیں۔

ناصرات الاحمدیہ کانپور نے بھی جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جسمیں تلاوت قرآن اور عہد نامے کے بعد سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر مضامین اور نظمیں پڑھی گئیں۔ (گلزار بانو سولجہ سیکرٹری لجنہ)

لجنہ اماء اللہ تیماپور: مورخہ 02-10-27 کو جلسہ سیرت النبیؐ لجنہ وناصرات کے تحت صدر لجنہ تیماپور ناصرہ بیگم اور محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم باترجمہ عہد نامہ اور نظم خوانی کے بعد تقاریر اور نظمیں ہوئیں۔ (روبینہ ناہید جنرل سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ سورب: مورخہ 02-10-18 اور 02-11-4 کو لجنہ اماء اللہ سورب کو جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت صدر لجنہ اماء اللہ سورب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ دونوں اجلاسوں میں سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر مضامین اور تقاریر کی گئیں۔ (نصیرہ بشیر سیکرٹری لجنہ)

لجنہ اماء اللہ کیندراپاڑہ: لجنہ وناصرات نے مل کر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ جسمیں عزیزہ فرحت اختر، فرحت نسرین، اور افشاں شاہین نے تقاریر کیں۔

لجنہ اماء اللہ دہلی: نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ تلاوت نظم وحدیث کے بعد محترمہ نسیم بیگم صاحبہ نے، محترمہ راشدہ نصیر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ نصیرہ سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دہلی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقوق العباد کی روشنی میں تقریر کی۔ جلسہ میں چند غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ (راشدہ نصیر جنرل سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ: مورخہ 28 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ سابق صدر لجنہ چنتہ کنٹہ کے زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ ہوا۔ تلاوت وعہد نامہ کے بعد محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے، عزیزہ بشریٰ طیبہ صاحبہ، عزیزہ عظمت النساء، محترمہ بدر النساء اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ محترمہ شکیلہ بیگم صاحبہ، عزیزہ سادیہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ دعا کے بعد اجلاس بخیر وخوبی اختتام پزیر ہوا۔ (عظمت النساء جنرل سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ پٹنہ: 02-9-28 کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد صوفیہ شریف صاحبہ نے چند احادیث سنائیں۔ ازاں بعد روشن منیر صاحبہ، زیبا احمد صاحبہ، محترمہ صوفیہ فضل صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اسکے بعد بچوں نے تقریر و تلاوت کی۔ دعا کے بعد اجلاس بخیر وخوبی اختتام پزیر ہوا۔ اجلاس میں دو غیر احمدی ممبرات نے بھی شرکت کی۔ (رفعت احمد جنرل سیکرٹری)

ناصرات الاحمدیہ ساگر: مورخہ 02-9-23 کو تلاوت قرآن کریم، عہد نامے اور نظم خوانی کے بعد حمد نعت اور ایک مضمون پڑھکر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ (شاکرہ بیگم سیکرٹری ناصرات)

لجنہ اماء اللہ بلاری: لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بلاری کا جلسہ سیرت النبیؐ مورخہ 02-8-11 کو تلاوت قرآن کریم، نظم ونعت وتقاریر کے ساتھ منعقد ہوا۔ (ناصرہ شاہین صدر لجنہ بلاری)

لجنہ اماء اللہ راٹھ ومسکرا: مورخہ 27 اگست کو لجنہ راٹھ ومسکرا نے جلسہ سیرت النبیؐ تلاوت قران کریم عہد نامے و نظم کے بعد منعقد کر کے سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے 5 تقاریر کیں۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

23 مارچ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ساڑھے نو بجے زیر صدارت مکرم منور احمد صاحب نوری آف لندن جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ محترم قاری نواب احمد صاحب استاذ جامعۃ المبشرین کی تلاوت اور مکرم فضل عمر صاحب متعلم جامعۃ المبشرین کی نظم خوانی کے بعد مکرم باسط رسول صاحب استاد جامعۃ المبشرین نے بعنوان "صداقت حضرت مسیح موعود منکرین کے انجام کی روشنی میں" اور مکرم عطاء المجیب صاحب لون استاد جامعہ احمدیہ نے "غلبہ اسلام کیلئے حضورؑ کے کارہائے نمایاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (رشید الدین پاشا صدر عمومی قادیان)

مریم شادی فنڈ

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ مورخہ 21 فروری میں اپنی والدہ مہربان محترمہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ مرحومہ حرم سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی غرباء پروری، یتامیٰ ومساکین کی کفالت اور محدود ذاتی وسائل سے نادار بچیوں کی شادی ورخصتانہ کے مناسب حال ضروری انتظامات وغیرہ کئی قابل رشک ولائق تحسین نیکیوں کے تسلسل کو جماعت میں جاری وساری رکھنے کیلئے "**مریم شادی فنڈ**" کے نام سے ایک بابرکت اور مستقل مالی تحریک فرمائی ہے۔ جس پر مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر نے اس درجہ والہانہ لبیک کہا ہے کہ حضور پرنور کے خطبات جمعہ فرمودہ 28 فروری و 7 مارچ کے مطابق اس مد میں ابتدائی دو ہفتوں میں ہی وعدوں اور نقدی کی شکل میں 1,47,589 اسٹرلنگ پاؤنڈ (یعنی تقریباً ایک کروڑ ساڑھے تین لاکھ روپے) سے زائد رقم جمع ہو چکی تھی۔ جبکہ متعدد احمدی خواتین نے اس فنڈ میں دل کھول کر بیش قیمت زیورات بھی پیش کئے ہیں۔ اللھم زد فزد۔ اس بابرکت مالی تحریک کی غیر معمولی ضرورت واہمیت اور اس کے تئیں مخلصین جماعت کے بے پناہ جذبۂ قربانی وایثار کے پیش نظر ہی ہمارے پیارے امام رحمہ اللہ نے اس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ:

"امید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس دلی خواہش کو بتمام وکمال پورا کرنے کیلئے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں "**مریم شادی فنڈ**" کے نام سے باقاعدہ ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ جس میں بفضلہٖ تعالیٰ بھارت کی جماعتوں کی طرف سے بھی بسرعت عطیات وصول ہو رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بابرکت مستقل مالی تحریک کو زیادہ سے زیادہ مستحکم اور کامیاب بنایا جائے تا نادار احمدی والدین کیلئے اپنی لاڈلی بیٹیوں کو پوری عزت اور وقار کے ساتھ ان کے گھروں کیلئے روانہ کرنے کا جماعتی سطح پر معقول اور مستقل انتظام ممکن ہو سکے۔ لہٰذا تمام امراء وصدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال، مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ جماعت کے ایسے تمام ذی حیثیت احباب وخواتین کو اس بابرکت مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پر زور تحریک کریں جو جماعت کے لازمی چندوں میں باشرح اور باقاعدہ ہوں۔

واضح رہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ 447-غ.م/30.3.03 کے مطابق "**مریم شادی فنڈ**" چونکہ ایک مستقل مرکزی تحریک ہے اس لئے ذیلی تنظیمیں بے شک اپنی اپنی مجالس کے صاحب استطاعت اور لازمی چندوں میں باقاعدہ اراکین کو تحریک کر کے ان سے سالانہ وعدے لے سکتی ہیں اور مرکزی رسید بک پر بھی وصولی کر سکتی ہیں۔ تاہم وعدہ جات کی فہرستیں اور وصول کردہ رقوم بہرصورت مقامی سیکرٹریان مال ہی کے توسط سے مرکز میں آنی چاہئیں۔ تا نظارت بیت المال آمد کیلئے جماعتوار وعدوں اور وصولی کا یکجائی ریکارڈ مرتب کرنے میں آسانی ہو۔

اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ مخلصین جماعت کو اس بابرکت تحریک میں دل کھول کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں ان کے اموال اور نفوس کو بے پایاں برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

لجنہ اماء اللہ بنگلور: مورخہ 02-08-11 کو جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد لجنہ اماء اللہ بنگلور کے تحت عمل میں آیا۔ تلاوت قران کریم احادیث ونظم کے بعد 4 تقاریر سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کی گئیں۔

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۳ سے شروع ہو رہا ہے خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت کو ارسال کریں داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ::

(۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو (۵) عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) امیر جماعت، صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کے لئے موزوں ہے۔

درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ معہ دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز یکم جولائی 2003 تک ارسال کریں اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل تسلیم نہ ہوں گے۔

تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ دفتر کی طرف سے باقاعدہ آپ کا داخلہ فارم ملنے پر کوائف کا جائزہ لے کر امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع ملنے پر ہی داخلہ کیلئے آئیں۔ امیدوار کو سفر کے آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ داخلہ ٹیسٹ میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔ طلباء آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

نصاب داخلہ:: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: ایک مضمون، ایک درخواست، گرائمر نیز تحریری پرچہ میں دینی معلومات پر سوالات اسلام اور احمدیت کے متعلق شامل ہوں گے۔

انگلش: مضمون، درخواست، اردو سے انگریزی، انگریزی سے اردو، گرائمر۔

انٹرویو: اسلامیات، جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔

حفظ کلاس::

داخلہ کیلئے عمر دس - بارہ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھنا آنا ضروری ہے۔

(ناظر تعلیم)

افسوس محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ (بڑی اُستانی جی)
اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ وفات پا گئیں
انا للہ و انا الیہ راجعون

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو بڑی استانی جی کے نام سے معروف تھیں مورخہ 15 / اپریل 2003ء بوقت پونے تین بجے دوپہر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چند دنوں سے بعارضہ قلب بیمار تھیں علاج مسلسل چلتا رہا لیکن تقدیر الٰہی غالب آئی۔ مرحومہ لمبا عرصہ 41 سال مسلسل صدر لجنہ قادیان رہیں اور 45 سال نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت خدمت کی توفیق پائی۔ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں 20 سال سے زیادہ عرصہ ہیڈ مسٹریس کے عہدہ پر فائز رہ کر خدمات سرانجام دیں۔ سینکڑوں بچیوں نے آپ سے قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ کی تعلیم حاصل کی جو اندرون و بیرون ملک پھیلی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو مثالی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ممبرات لجنہ سے بہت محبت کرنے والی تھیں۔ ان کی وفات پر قادیان کی خواتین نے اس تاثر کا اظہار کیا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کوئی اور نہیں ان کی اپنی والدہ فوت ہو گئیں۔

مرحومہ کو ایک عظیم سعادت اللہ تعالیٰ نے یہ عطا فرمائی تھی کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی بیوی ہونے کا شرف حاصل تھا جو کہ پارٹیشن کے بعد سے لیکر تادم حیات مسلسل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ مرحومہ عظیم خادم سلسلہ تھیں اور عظیم خادم سلسلہ کی اہلیہ تھیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد بھی ایسی عطا فرمائی جو سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہے۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔ بڑے بیٹے مکرم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر برائے امور خارجہ و ناظم جائیداد، مکرم ارادت احمد صاحب جاوید صدر جماعت احمدیہ دہلی، مکرم بشارت احمد صاحب جاوید ایم بی اے قادیان میں آنریری خدمت بجا لا رہے ہیں۔ بڑی بیٹی الہ آباد میں مقیم ہیں اور چھوٹی بیٹی شملہ میں ہیں اور مبلغ سلسلہ کی اہلیہ ہیں۔

داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جامعۃ المبشرین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2003ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ::

(۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔ (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ (۷) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع پانچ عدد فوٹو (Stamp Size) یکم جولائی 2003ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوا دیں۔ (۸) داخلہ فارم قادیان پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆ تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع جائزہ کے بعد دی جائے گی۔

☆ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆ یہ کورس تین سال کا ہوگا۔

نصاب::

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: ایک مضمون اور درخواست۔

انٹرویو: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

نوٹ: معلمین کا عارضی چھ ماہ کا کورس ختم کر دیا گیا ہے۔ (ناظر تعلیم)

ضروری اعلان بابت داخلہ معلمین کلاس جامعۃ المبشرین

جملہ امراء صاحبان صدر جماعت مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2003ء سے نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ اب معلمین کے داخلہ کیلئے میٹرک پاس ہونا لازمی شرط رکھی گئی ہے۔ اور داخلہ کیلئے عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔ غیر شادی شدہ طالب علم کو ہی داخلہ دیا جائے گا عارضی کلاس بند کر دی گئی ہے

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مرحومہ موصیہ تھیں۔ مورخہ 18 اپریل 2003ء بروز جمعہ بوقت 9 بجے جنازہ گاہ میں محترم حکیم محمد دین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احمدی احباب کے علاوہ ایک بہت بڑی تعداد غیر مسلم افراد کی شامل ہوئی۔ اسی طرح حکومت پنجاب کے وزیر برائے ٹرانسپورٹ جناب تریت راجندر سنگھ باجوہ بھی رفقاء کے ساتھ شامل ہوئے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تہجد گزار، باوقار، ہمدرد، نہایت نیک اور نرم دل خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے۔ آمین ادارہ بدر مرحومہ کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا گو ہے۔ (ادارہ)

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

افواہیں پھیلانا دل کیلئے خطرے کی گھنٹی

جھوٹ بولنے سے کوا کاٹے یا نہ کاٹے لیکن جھوٹ موٹ بولنے اور جھوٹی افواہیں پھیلانے سے آپ کے دل کے لالے پڑ سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے جدید تحقیقات سے ثابت ہونے کے بعد بات کا اعادہ دیا ہے کہ افواہوں سے قلب پر حملے اور دل کی بیماریوں کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب کوئی شخص افواہیں پھیلاتا ہے یا دوسروں پر تنقید کرتا ہے تو جسم میں منفی اثرات پیدا ہوتے ہیں اور Never Peptides نامی ایک مادہ خارج ہوتا ہے۔ یہ مادہ Cholestrol کے ایک عنصر LDL کی تکسیر کرتا ہے۔ LDL دو قسم کا ہوتا ہے ایک تع عام ہوتا ہے اور دوسرا غیر معمولی اور Sticky ہوتا ہے جو Cholestrol کو دل کی شریانوں میں جمع ہونے میں مدد دیتا ہے جس کی وجہ سے دل کی بہت سی شکایتوں کے لئے راہ ہموار ہوتی ہے۔ تکسیر شدہ LDL اصل میں ایسی Cholestrol ہے جو شریانوں میں جمع ہو کر ان کے راستوں کو تنگ کر دیتی ہے۔ اس کی وجہ سے یا تو خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے یا پھر دل پر حملہ بھی ہو سکتا ہے لیکن منفی خیالات دل کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ دلی میں اندرا پرستا کے اپولو ہسپتال کے ایک ڈاکٹر کے کے اگروال کہتے ہیں کہ ہم اپنے مریضوں کو مشورہ دیتے ہیں اگر وہ دوستوں کی محفل یا لوگوں کے مجمع ہوتے ہیں تو مختلف موضوعات پر یا تو مثبت خیالات کا اظہار کریں یا پھر غیر جانبدار رہیں۔ اگر کوئی شخص کام میں مصروف ہو تو منفی خیالات سے آزاد رہتا ہے۔ یہ خیالات بہت فرق پیدا کر سکتے ہیں اور ان دور رہنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر اگروال کہتے ہیں کہ تاریکی کا مطلب یہ ہے کہ روشنی موجود نہیں ہوتی اس طرح منفی خیالات کا مطلب یہ ہے کہ مثبت خیالات موجود نہیں۔ اگر آپ کسی وجہ سے غصے میں ہوں یا کسی الجھن میں مبتلا ہوں تو ایسی صورتوں میں بھی ان لوگوں کے تعلق سے سوچئے جو آپ سے محبت کرتے ہیں اس طرح آپ منفی خیالات سے بڑی حد تک دور رہیں گے۔ بترہ ہسپتال کے دل کی بیماریوں کے خصوصی معالج ڈاکٹر ہربنس ایس وا سیر کہتے ہیں کہ جب ہم غصے کی حالت میں ہوتے ہیں تو Adrenaline اور Noradrenaline جیسے کیمیکلز خون سے خارج ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے خون کے دباؤ اور نفس کی رفتار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور یہ بات قلب کے مریض کے لئے نقصان دہ ہے اس کے برعکس مثبت خیالات اور کام یا ورزش کی وجہ سے نائٹرک آکسائڈ خون میں شامل ہوتی ہے جو صحت بخش اثرات کی حامل ہوتی ہے ڈاکٹر اگروال ایک سوال نامہ ترتیب دیا ہے جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کہیں آپ منفی خیالات کے حامل تو نہیں ہیں۔

☆...... اگر کسی کام میں آپ کے ساتھ دوسرے بھی شامل نہ ہوں تو آپ سوچتے ہیں کہ کام کا سارا بوجھ آپ پر ڈال دیا گیا ہے۔

☆...... اگر کوئی چیز اس کے مقام پر نہ پائی جائے تو آپ سمجھتے ہیں کہ کسی نے اسے اٹھالیا ہے۔

☆...... اگر کوئی شخص تھوڑے سے عرصے میں دولت مند بن جاتا ہے تو آپ قیاس کرتے ہیں اس نے دولت کمانے کے غلط طریقے استعمال کئے تھے۔

☆...... اگر سینما ہال میں میں کوئی لانبا آدمی آپ کے سامنے بیٹھ جاتا ہے تو آپ کڑھنے لگتے ہیں۔

☆...... جب چھوٹی موٹی چیزیں بگڑ جاتی ہیں تو آپ کڑھنے لگتے ہیں۔

☆...... جو کوئی آپ کی غلطی بتاتا ہے تو آپ فوراً اس کی غلطی کی طرف اشارہ کرنے لگتے ہیں۔

اگر ان میں سے کسی تین سوالوں کا جواب اثبات میں ہے تو آپ کے اپنے خیالات کی اصلاح کرنی چاہئے اور مثبت سوچ کی عادت ڈالنی چاہئے۔☆

انسانوں کی کلوننگ ناممکن۔ سائنسدانوں نے ہار مان لی

امریکی سائنسدانوں نے کہا ہے کہ بندروں کی کلوننگ کی سینکڑوں کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ انسانوں سمیت چند حیوانات میں حیاتیاتی خلیوں کی وجہ سے کلوننگ تقریباً ناممکن ہو گئی ہے۔ ایک برطانوی ٹی وی کے مطابق سائنسی میگزین میں چھپنے والی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ کلوننگ بھیڑوں، چوہوں اور مویشیوں سمیت مختلف دودھ دینے والے جانوروں پر تو کامیاب رہی ہے لیکن کافی شواہد موجو ہیں کہ یہ تمام اقسام پر کارآمد نہیں رہی۔ خاص طور پر جن جانوروں کا شمار حیوان رئیسہ میں ہوتا ہے۔ اس تحقیقی رپورٹ میں چند انسانی کلوننگ کرنے کے دعوے داروں کی کوششوں پر شبہ کیا ہے۔ کلونڈ نامی ایک کمپنی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے کئی بچوں کی کلوننگ کی ہے تاہم اس نے کوئی واضح ثبوت پیش نہیں کئے ہیں۔ سائنسدان اس پر متفق ہیں کہ انسانی کلوننگ کی کوششیں خطرناک اور گمراہ کن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے کلوننگ کے ذریعے پیدا ہونے والے جانور بیمار یا بد شکل ہیں۔☆

بقیہ صفحہ :: (16)

فضل سے روانہ ہوا۔ جنازہ کے جلوس کے ساتھ برٹش پولیس کے دستے تھے جنہوں نے مسجد فضل سے اسلام آباد ٹلفورڈ تک قریباً ایک سو کلومیٹر کا ایریا صرف اسی مقصد سے روک رکھا تھا۔ جنازہ کے جلوس کے اوپر ایک ہیلی کاپٹر کنٹرول کر رہا تھا۔ جنازے کی گاڑیوں میں آگے سکیورٹی کی گاڑی تھی پیچھے حضور انور کے تابوت والی گاڑی اور پھر ایک لمبا قافلہ۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا تابوت جب اسلام آباد کے وسیع و عریض علاقہ میں پہنچا تو وہاں اسے جماعتی رضا کاران کی ٹیم نے اپنی تحویل میں لے کر نہایت اعزاز کے ساتھ رکھ دیا۔ سکیورٹی کی ڈیوٹیاں شروع کر دیں۔

نماز جنازہ کے بعد حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے جسد اطہر کو کاندھا دیا اور آپ کی متابعت میں جماعت کے عہدیداران و بزرگان احباب جماعت نے بھی حضور کی نعش مبارک کو کندھا دیا اور نہایت وقار کے ساتھ ذکر الٰہی کرتے ہوئے حضور کا جنازہ مبارک اسلام آباد کے قبرستان میں لے گئے جہاں قبر کی تیاری تک حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کھڑے رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے قبر میں مٹی ڈالی اور قبر تیار ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے نام کی تختی نصب کی اور پھر لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی جس میں موقع پر موجود ہزاروں افراد نے اور لاکھوں ایم ٹی اے کے ناظرین نے شرکت کی۔

آخری دیدار::

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وفات کے روز 19 اپریل کو ہی آپ کا جسد اطہر دیدار کیلئے مسجد فضل لندن کے احاطے میں رکھ دیا گیا تھا۔ یہ سلسلہ اگلے دو روز تک جاری رہا۔ محمود ہال میں قطار در قطار نہایت وقار سے احباب و مستورات اپنے محبوب امام کے آخری دیدار کرتے رہے اور M.T.A کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں نے اپنے محبوب امام کے آخری دیدار کر کے اپنے دلوں کیلئے سامان تسکین فراہم کیا۔

اگرچہ اسلام آباد میں نماز جنازہ کے وقت وسیع انتظامات کئے گئے تھے لیکن بہت سے احباب نے مارکی کے باہر نماز جنازہ پڑھی۔ اس موقع پر ہزاروں کی تعداد میں موجود احباب کا جذبۂ نظم و ضبط قابل رشک تھا۔ M.T.A پر جنازہ کی تمام کاروائی براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوتی رہی۔ جس کی کمنٹری انگریزی، عربی اور جرمن زبان میں ساتھ کے ساتھ نشر کی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مطمئن روح پر اپنی ہزاروں ہزار برکتیں نازل فرمائے۔ اور ہمیں آنے والے امام کا استقبال مکمل اطاعت اور فرماں برداری سے کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سیریا کا حشر بھی عراق جیسا ہو سکتا ہے۔ امریکہ کی دھمکی

امریکہ کی طرف سے سیریا پر برابر نکتہ چینی کی جا رہی ہے اور الزام لگایا جا رہا ہے کہ اس نے صدام حسین سرکار سے وابستہ اہم شخصیتوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اجتماعی تباہی کے ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے پریس سیکرٹری اری فلیشر نے کہا کہ اگر سیریا نے رویہ نہ بدلا تو ہو سکتا ہے کہ اس کا حشر بھی عراق جیسا ہو۔ انہوں نے کہا کہ سیریا دہشت گردی سپانسر کرنے والا دیش ہے اور اسے ایسا کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ امریکہ نے دمشق پر دباؤ بڑھا دیا ہے اور دھمکی دی ہے کہ اس کی طرف سے عراقی لیڈروں کو پناہ دینے پر اسکے خلاف پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں۔ امریکی وزیر دفاع ڈونالڈ رمسفیلڈ نے سیریا پر الزام لگایا کہ اس نے پچھلے بارہ سے لے کر پندرہ مہینوں تک کیمیکل ہتھیاروں کے تجربے کئے ہیں۔ واشنگٹن میں چند گرم دل عناصر کا کہنا ہے کہ عراق کے بعد امریکہ کو سیریا اور ایران میں حکومت بدلنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔

اسرائیل کے وزیر اعظم ایریل شیرون نے اپنے وزراء کی مانگ کی حمایت کرتے ہوئے امریکہ سے کہا ہے کہ وہ سیریا پر بھاری دباؤ ڈالے کیونکہ سیریا کے صدر اسد خطرناک ہیں۔

سیریا نے امریکہ کے ان الزامات کو دھمکیاں اور جھوٹ قرار دیا ہے کہ وہ کیمیکل ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ سیریا نے کہا کہ امریکن حکام کے الزامات اور دھمکیوں کا مقصد اس کے قومی فیصلوں اور قومی انداز پر اثر انداز ہونے اور اس کی ثابت قدمی کو نقصان پہنچانے کے مقصد سے دئے گئے ہیں۔ سیریا نے ان تمام الزامات کو رد کر دیا ہے اور کہا کہ یہ الزامات اسرائیلی شہہ پر لگائی جا رہی ہیں اور اسطرح اسرائیل اپنے مقاصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔☆

PRIME
AUTO
PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador
&
Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

گم شدہ رسید بک

مکرم سرکل انچارج صاحب وارنگل (آندھرا پردیش) کی رپورٹ کے مطابق رسید بک چندہ جماعت احمدیہ 9881 چونکہ دوران سفر کہیں گم ہو گئی ہے لہذا اسے کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ احباب اس رسید بک پر کسی بھی نوع کا جماعتی چندہ ادا نہ کریں۔ اس رسید بک کی ابتدائی آٹھ رسیدات ہی باضابطہ طور پر استعمال ہوئی ہیں۔ اگر اس رسید بک کی بابت کوئی بات کسی دوست کے علم میں آئے تو وہ فوری طور پر نظارت ہذا کو مطلع فرمائے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

CM mourns Imam's death

TRIBUNE NEWS SERVICE

CHANDIGARH, APRIL 21
The Punjab Chief Minister, Capt. Amarinder Singh, today expressed profound grief and sorrow over the sad demise of Hazrat Mirza Tahir Ahmed Sahib, the fourth Imam of Ahmediya Community, who passed away in London yesterday.

In a condolence message, Capt. Amarinder Singh said that the Imam was a pious personality who spent his entire life in the service of humanity.

He was a renowned Homeopath besides a prolific writer and a poet.

The Chief Minister also shared sympathies with members of the bereaved family.

(ٹریبون چنڈیگڑھ 22-4-03)

ਇਕ ਬੇਮਿਸਾਲ ਸ਼ਖਸੀਅਤ ਸਨ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਤਾਹਿਰ ਅਹਿਮਦ

ਕਾਦੀਆਂ, 20 ਅਪ੍ਰੈਲ (ਤਾਰਿਕ ਅਹਿਮਦ, ਕੁਲਵਿੰਦਰ ਸਿੰਘ)-ਅੰਤਰਰਾਸ਼ਟਰੀ ਮੁਸਲਿਮ ਜਮਾਅਤ ਅਹਿਮਦੀਆ ਦੇ ਚੌਥੇ ਖਲੀਫਾ (ਉੱਤਰਾਧਿਕਾਰੀ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਤਾਹਿਰ ਅਹਿਮਦ) ਦਾ ਕੱਲ੍ਹ ਲੰਡਨ 'ਚ ਸਵਰਗਵਾਸ ਹੋਣ ਤੋਂ ਬਾਅਦ ਸਾਰੇ ਮੁਸਲਿਮ ਦੁਨੀਆ 'ਚ ਨਹੀਂ ਸਗੋਂ ਸੰਸਾਰ ਗਮ 'ਚ ਡੁੱਬ ਗਿਆ ਹੈ। ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਤਾਹਿਰ ਅਹਿਮਦ ਖਲੀਫਾਤੁਲ ਮਸੀਹ ਨੂੰ ਲੋਕ ਕਿੰਨਾ ਪਿਆਰ ਕਰਦੇ ਸਨ ਇਸ ਗੱਲ ਦਾ ਅੰਦਾਜ਼ਾ ਇਸ ਗੱਲ ਤੋਂ ਹੀ ਲਾਇਆ ਜਾ ਸਕਦਾ ਹੈ। ਉਨ੍ਹਾਂ ਦੇ ਦੇਹਾਂਤ ਦਾ ਪਤਾ ਲੱਗਣ ਪਿਛੋਂ ਵੱਡੇ ਤਾਂ ਵੱਡੇ ਛੋਟੇ-ਛੋਟੇ 3 ਸਾਲਾ ਬੱਚੇ ਤੱਕ ਆਪਣੇ ਰੂਹਾਨੀ ਖਲੀਫਾ ਦੇ ਸਵਰਗਵਾਸ ਹੋਣ ਤੇ ਅੱਥਰੂ ਵਹਾਉਂਦੇ ਨਜ਼ਰ ਆ ਰਹੇ ਸਨ। ਆਪਣੇ ਹਜ਼ੂਰ ਨਾਲੋਂ ਵਿਛੜਣ ਤੇ ਲੋਕਾਂ ਨੇ ਚੁੱਲ੍ਹੇ ਤੱਕ ਨਹੀਂ ਬਾਲੇ।

ਹਜ਼ਰਤ ਸਾਹਿਬ ਦਾ ਜਨਮ ਕਾਦੀਆਂ (ਜ਼ਿਲ੍ਹਾ ਗੁਰਦਾਸਪੁਰ) 'ਚ 18 ਦਸੰਬਰ 1928 ਨੂੰ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਬਸ਼ੀਰੁਦੀਨ ਮਹਿਮੂਦ ਅਹਮਦ ਖਲੀਫਾਤੁਲ ਮਸੀਹ ਦੇ ਘਰ ਹੋਇਆ। ਆਪ ਨੇ ਆਪਣੀ ਤਾਲੀਮ ਭਾਰਤ, ਪਾਕਿਸਤਾਨ ਤੇ ਇੰਗਲੈਂਡ 'ਚ ਹਾਸਲ ਕੀਤੀ। ਆਪ ਨੇ ਅਹਿਮਦੀਆ ਜਮਾਅਤ ਦੇ ਖਲੀਫਾ ਬਣਨ ਤੋਂ ਪਹਿਲਾ ਕਈ ਅਹੁਦਿਆਂ ਤੇ ਜਮਾਤ ਦੀ ਖਿਦਮਤ ਕੀਤੀ ਸੀ। 10 ਜੂਨ 1982 ਨੂੰ ਜਮਾਅਤ ਅਹਿਮਦੀਆਂ ਦੇ ਤੀਜੇ ਖਲੀਫਾ ਹਜ਼ਰਤ ਮਿਰਜ਼ਾ ਨਾਸਿਰ ਅਹਿਮਦ (ਰ.ਅ.) ਦੇ ਸਵਰਗਵਾਸ ਹੋਣ ਦੇ ਬਾਅਦ ਖਲੀਫਾ ਬਣੇ। ਧਾਰਮਿਕ ਪਾਬੰਦੀਆਂ ਦੇ ਕਾਰਨ ਆਪ ਨੂੰ ਪਾਕਿਸਤਾਨ ਛੱਡ ਕੇ ਲੰਡਨ ਜਾਣਾ ਪਿਆ ਤੇ ਲਗਾਤਾਰ 19 ਸਾਲ ਮੁਲਕ ਤੋਂ ਦੂਰ ਜੀਵਨ ਗੁਜ਼ਾਰਨਾ ਪਿਆ ਤੇ ਆਖਰੀ ਸਮੇਂ ਤੱਕ ਇੰਗਲੈਂਡ 'ਚ ਹੀ ਰਹਿਣਾ ਪਿਆ। 21 ਸਾਲਾ ਖਿਲਾਫਤ ਦੇ ਦੌਰ 'ਚ ਆਪ ਨੇ ਜਮਾਤ ਨੂੰ ਨਵੀਂ ਦਿਸ਼ਾ ਦਿੱਤੀ ਤੇ ਇਸ ਸਾਰੇ ਸਮੇਂ 'ਚ ਜਮਾਤ ਨੇ ਦਿਨ ਦੁਗਣੀ ਰਾਤ ਚੌਗਣੀ ਤਰੱਕੀ ਕੀਤੀ। ਆਪ ਦਾ ਸਭ ਤੋਂ ਵੱਡਾ ਕੰਮ ਕੁਰਾਨ-ਪਾਕ ਦਾ ਵੱਖ-ਵੱਖ ਭਾਸ਼ਾਵਾਂ 'ਚ ਅਨੁਵਾਦ ਕਰਵਾਉਣਾ ਸੀ। ਇਸਲਾਮ ਦੇ ਪ੍ਰਚਾਰ ਲਈ ਮੁਸਲਿਮ ਟੀ ਵੀ ਅਹਮਦੀਆਂ ਦੀ ਸਥਾਪਨਾ ਕੀਤੀ ਜਿਸ ਰਾਹੀਂ 24 ਘੰਟੇ ਜਮਾਤ ਦਾ ਪ੍ਰਚਾਰ ਹੋ ਰਿਹਾ ਹੈ। ਜਦ ਆਪ ਖਲੀਫਾ ਬਣੇ ਤਾ ਉਨ੍ਹਾਂ ਨੂੰ ਮੰਨਣ ਵਾਲੇ ਇਕ ਕਰੋੜ ਸਨ ਤੇ ਜਦ ਆਪ ਦਾ ਸਵਰਗਵਾਸ ਹੋਇਆ ਤਾ ਇਹ ਗਿਣਤੀ 20 ਕਰੋੜ ਹੋ ਚੁੱਕੀ ਹੈ। ਆਪ ਜੀ ਬਹੁਤ ਸਮਝਦਾਰ, ਜ਼ਹੀਨ ਤੇ ਦੂਰਬੀਨ ਨਿਗਾਹ ਦੇ ਮਾਲਿਕ ਸਨ। ਆਪ ਨੂੰ ਹਰ ਮੁੱਦੇ 'ਤੇ ਪੂਰਾ-ਪੂਰਾ ਇਲਮ ਸੀ। ਧਾਰਮਿਕ ਨੇਤਾ ਹੋਣ ਦੇ ਨਾਲ-ਨਾਲ ਆਪ ਉਤਮ ਹੋਮਿਓਪੈਥ ਸਨ। ਹੋਮਿਓਪੈਥ ਦੇ ਜਗਤ 'ਚ ਆਪ ਇਕ ਖਾਸ ਅਹੁਦਾ ਰਖਦੇ ਸਨ। ਆਪ ਇਕ ਬੇਹਤਰੀਨ ਲੇਖਕ ਤੇ ਕਵੀ ਵੀ ਸਨ। ਆਪ ਜੀ ਦੀ ਆਪਣੀ ਕਿਤਾਬ ਰੇਵਲੇਸ਼ਨ ਰੇਸ਼ਨੇਲਿਟੀ [illegible] 'ਚ ਪ੍ਰਕਾਸ਼ਿਤ ਹੋਈ। [illegible] ਜੀ ਦੀ ਪਤਨੀ [illegible] ਹੋ ਗਿਆ ਸੀ। [illegible] ਸਪੁੱਤਰਿਆ ਛੱਡ ਗਏ ਹਨ। [illegible] ਖਾਸ ਮਦਦ ਕੀਤੀ ਤੇ ਜਮਾਤ ਵੱਲੋਂ [illegible] ਹਸਪਤਾਲ, ਸਕੂਲ, ਕਾਲਜ [illegible] ਅਫਰੀਕੀ ਦੇਸ਼ਾਂ 'ਚ ਵੀ [illegible] ਵਜਦੇ ਸਨ। ਆਪ ਇਕ [illegible] ਦੁਨੀਆ ਦਾ ਕੋਈ ਵੀ [illegible] ਸ਼ਖਸੀਅਤ ਤੇ ਲੋਕ [illegible]

(ڈیلی اجیت جالندھر 21 اپریل 2003)

جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد کے انتقال پر پوری دنیا میں افسردگی

مرجع خلائق جید عالم کو جملہ علوم وفنون میں کامل دستگاہ حاصل تھی

قادیان، 20 اپریل (لقمان) حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کی اچانک گذشتہ روز لندن میں وفات پاجانے سے پورے مسلم احمدیہ جماعت میں ایک غم کی لہر دوڑ گئی۔ جیسے ہی 61 سالہ خورشیدہ بیگم کو اس کی اطلاع ملی وہ صدمہ کے باعث بے ہوش ہو گئیں۔ والد بڑے بھائی بڑے بہنوئی کی اچانک وفات کا صدمہ برداشت کر چکیںبلکہ کو جب یہ اطلاع ملی تو اسے روتے بلکتے یہی کہتے سنا گیا کہ میرے والد کی تو آج وفات ہوئی ہے۔ تحریک وقف نو میں شامل چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کی آنکھیں بھی اپنے پیارے آقا کے غم میں بھیگی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے والدین کو روتا دیکھ کر ان کے آنسو پونچھ کر خود بھی روتے چلے جارہے تھے۔ کئی گھروں میں لوگوں نے چولہا تک نہیں جلایا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب مسلمانوں کے دلوں میں ہی نہیں بلکہ ہندو سکھ عیسائی سبھی کے دلوں میں اپنے روحانی مقام کے باعث گھر بنائے ہوئے تھے۔ شہر کے سبھی لوگوں نے ان کی وفات کی اطلاع ملتے ہی اپنی دکانیں بند کر دیں۔ 18 دسمبر 1928ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے گھر قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی تعلیم بھارت، پاکستان، انگلینڈ میں حاصل کی۔ 1982ء میں خلیفہ بننے سے قبل آپ جماعت احمدیہ کے کئی ادارہ جات کے اعلیٰ محکموں میں کام کرتے رہے۔ مذہبی پابندیوں کے باعث آپ کو پاکستان چھوڑ کر لندن جانا پڑا۔ جہاں آپ نے 19 سال گزارے۔ انہوں نے اسلامی خدمات کے طور پر قرآن پاک کی درجنوں زبانوں میں تراجم شائع کروائے۔ اسلام و انسانیت کی تعلیم و تبلیغ کے لئے 24 گھنٹے مسلم ٹیلی ویژن انٹرنیشنل قائم کیا۔ وفات سے قبل ایک نئی تحریک جس کا نام "حضرت مریم" کے نام سے تھا جاری کی۔ جس کے تحت غریب اور بے سہارا لڑکیوں کی شادی کا اجراء کیا۔

وفات کے وقت تک آپ کے 200 ملین پیروکار بن چکے ہیں۔ آپ نہایت عقلمند ذہین دماغ کے مالک تھے۔ ہر موضوع پر آپ کو پورا پورا علم حاصل تھا۔ مذہبی رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بہترین ہومیوپیتھک ڈاکٹر تھے۔

آپ ایک بہترین مصنف تھے۔

1991ء میں آپ کی اہلیہ آصفہ بیگم کی لندن میں وفات ہوگئی۔ آپ نے اپنی نشانی کے طور پر ایک بڑی جماعت کے ساتھ ساتھ 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ پانچویں خلیفہ کے انتخاب کے بعد نئے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ نئے خلیفہ کا انتخاب مجلس شوریٰ کے اجلاس عمل میں آئے گا۔ اس دنیا کے مختلف ممالک سے سربراہان مملکتوں کے تعزیت کے پیغامات پہنچ رہے ہیں۔

امام کا انتخاب احمدیہ روایت کے مطابق ہوگا

نئی دہلی 20، اپریل (یو این آئی) بھارت میں احمدیہ فرقہ کے قومی پردھان مرزا وسیم احمد نے بتایا کہ اگلے امام کا چناؤ احمدیہ روایت کے مطابق کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ کے چوتھے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا کل صبح لندن میں انتقال ہوگیا تھا۔ (ہند سماچار جالندھر 21 اپریل 2003)

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد لندن میں انتقال کرگئے

لندن پر چند دن پہلے لگوز... بخار کا حملہ ہوا تھا مرزا طاہر احمد کی تدفین سے پہلے قادیانی جماعت کے نئے سربراہ کا انتخاب ہوگا چناب نگر میں کاروبار بند ہو گیا

[illegible]

JANG

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر لندن میں انتقال کرگئے

[illegible]

آواز

DAWN

Ahmadis' Imam passes away

By Our Reporter

LAHORE, April 19: The imam of the Jamaat, Ahmadia Alamgir Mirza Tahir Ahmad, died in London on Saturday. He was 74.

According to a press release issued here by the Anjuman-i-Ahmadia Pakistan, he was the fourth imam of the Jamaat-i-Ahmadia.

He was born in 1928 in Qadian in India and did his graduation from the Government College, Lahore. He moved to London in 1982.

During his leadership, Ahmadia TV channel MTI International was launched. He had a number of books to his credit. He was also a dedicated homoeopath.

جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر لندن میں انتقال کرگئے

تدفین کے مقام کا فیصلہ نہیں ہوا۔ خبر ملتے ہی چناب نگر میں بازار بند ہوگئے

Daily DIN Lahore

لندن / چناب نگر (بیورو رپورٹ) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد لندن میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 75 برس تھی۔ وہ کافی عرصے سے علیل تھے۔ مرزا طاہر 18 دسمبر 1928ء کو بھارت کے علاقے قادیان میں پیدا ہوئے اور 1982ء میں جماعت احمدیہ کے سربراہ مقرر ہوئے تھے۔ [illegible] خلیفہ کا انتخاب [illegible] تدفین کس مقام پر ہوگی یہ فیصلہ تاحال نہیں ہوسکا ہے۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد انتقال کرگئے

لندن میں دل کا دورہ پڑا، عمر 75 سال تھی، 1984ء سے خودساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے

[illegible]

خبریں

THE TIMES OF INDIA

MONDAY APRIL 21, 2003

Fourth Khalifa's death plunges Qadian into grief

TIMES NEWS NETWORK

Pathankot: Global headquarters of the Ahmediya sect, Qadian town in Gurdaspur district, plunged into grief after the sect's head, Fourth Khalifa Hazarat Mirza Tahir Ahmed died in London on Saturday.

As soon as the news of his death reached her, the 61-year-old Khursheeda, a woman devotee, became unconscious. Not only Ahmediyas, but even Hindus and Sikhs, children, old and not-so-old, were seen weeping, after they came to know about his death, said reports reaching here.

Hazrat Mirza Tahir Ahmed was born in Qadian (Gurdaspur district) on December 18, 1928 in the house of Hazrat Mirza Basheeruddin Mahmud Ahmed. He was educated in India, England and Pakistan and was appointed Fouth Khalifa of the sect by the third Khalifa of Jamat-e-Ahmadiya, Hazarat Mirza Nasir Ahmad, on June 10, 1982.

Having settled in the UK for the last 21 years, Mirza Tahir Ahmed was respected by all Ahmediyas for having given a new direction to the sect. There are more than 20 million Ahmediyas all over the world today.

The Tribune

Established in 1881

Head of Ahmadiya community dead

TRIBUNE NEWS SERVICE

QADIAN, APRIL 20
The head of the Ahmadiya Muslim community, Hadhrat Mirza Tahir Ahmad (75), Khalifatul Masih IV, passed away in London yesterday. He was elected as the fourth successor on June 10, 1982 but due to the religious persecution in Pakistan he migrated to London in April 1984.

According to a press release from Ahmadiya headquarters, here today, he is survived by four children. Hadhrat Mirza was born on December 18, 1928 in Qadian. He was the son of Hadhrat Mirza Bashir-ud-din Mahmud Ahmad, the promised reformer and the second successor to Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, the founder of the Ahmadiya Muslim community.

Hadhrat Mirza Tahir served the community in various capacities, including president of the Central Auxiliary Association for youth as well as president of the Auxiliary Association for Elders of the community. He was also an international secretary in the central executive board. Amongst his achievements was the creation of an International Satellite Television station called Muslim Television Ahmadiya, International (MTA). Under his guidance, the Holy Quran was translated into many languages. He himself tranlated the holy book into Urdu. Among his scholarly works are Revelation, Rationality, Knowledge and Truth.

Hadhrat Mirza's activities proliferated with the rapid spread of the community in 174 countries of the world. The community went through a dynamic period of growth increasing its membership from 10 million to more than 200 million.

بقیہ صفحہ :: (1)

اس بابرکت انتخاب کے بعد حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام جماعت پر رقت طاری تھی۔ سب کی آنکھوں سے خوشی اور غم کے ملے جلے آنسو رواں تھے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ انگوٹھیاں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس تھیں پہنائی گئیں۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چوغہ پہنایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی پگڑی پہنائی گئی۔

اس کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا:-

”احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پر زور دیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین“۔

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اراکین مجلس انتخاب خلافت سے بیعت لی۔ جس وقت حضور پرنور بیعت لے رہے تھے ٹھیک اسی وقت مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ سے ہو رہی اذان کی آواز سنائی دے رہی تھی اور قادیان کی فضا اللہ اکبر کی آواز سے گونج رہی تھی۔

الفاظ بیعت جو اس موقع پر حضور نے دہرائے درج ذیل ہیں۔

”اشھد ان لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ“

آج میں مسرور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوتا ہوں۔ میرا پختہ اور کامل ایمان ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو وہی امام مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتا ہوں جس کی خوشخبری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ دس شرائط بیعت کا پابند رہنے کی کوشش کروں گا دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفا کا تعلق رکھوں گا اور بحیثیت خلیفۃ المسیح آپ کی تمام معروف ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

اس بیعت میں وہ ہزاروں افراد بھی شریک ہوئے جو مسجد فضل لندن کے باہر اور سڑکوں پر ہجوم کی شکل میں مجلس انتخاب خلافت کی کاروائی کے منتظر تھے۔ اور جو دو دن سے سخت غمگین و بے چین کسی ایسے چہرے کی تلاش میں تھے جسے دیکھ کر وہ روحانی سکون حاصل کر سکیں اور جس کا عافیت بخش حصار انہیں اپنے گھیرے میں لے لے۔ ان ہزاروں افراد میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل تھے جو بڑی بے صبری سے انتظار کرتے رہے اور بالآخر جب سیدنا و امامنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا بحیثیت خلیفۃ المسیح الخامس انتخاب مکمل ہوا اور سب کو معلوم ہوا کہ اب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا ہے تو سب کے چہرے کھل اٹھے اور مسجد فضل لندن کی فضا نعرہ ہائے تکبیر کی آواز سے گونجنے لگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بعد بیعت تمام احباب کی طرف ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے اور ملاقات کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

اس موقعہ پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت کے وقت ربوہ میں مقیم تھے اگلے روز چند گھنٹوں کے لئے قادیان تشریف لائے۔ دارالمسیح قادیان میں سینکڑوں افراد نے آپ سے ملاقات کی اور اظہار تعزیت کیا۔ اسی روز مجلس انتخاب خلافت میں شمولیت کے لئے آپ لنڈن تشریف لے گئے۔

قادیان سے محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد، محترم برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت، محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید اور محترم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر برائے امور خارجہ بھی لنڈن تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر انہوں نے مجلس انتخاب خلافت میں شمولیت کی اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ☆☆

بقیہ صفحہ :: (3)

کا راستہ کم کر دیا ہے اللہ تعالیٰ رحمان رحیم کی ذات ہی ایسی ہے جو انسانی کمزوریوں کا علم بھی رکھتی ہے اور پھر اس سے پیار بھی کرتی ہے انسان کا اللہ سے تعلق اس کے رحمان رحیم ہونے کے واسطے سے ہے اور یہ راستہ عجز سے شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم رحمان رحیم خدا کی ذات تک پہنچ جائیں۔

اس کے بعد حضور چند ثانیوں کے لئے بیٹھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا سارے عالم میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں وہ سخت فکر پیدا کر رہے ہیں اس لئے پوری انسانیت کے لئے انسان کے لئے اور پھر عالم اسلام کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو ظالم انسانوں کی دسترس سے محفوظ رکھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے صدقے آپ کی طرف منسوب ہونے والوں کی حفاظت کرے اور یہ معجزہ دکھائے کہ صرف محمد کے نام سے منسوب ہونے میں کتنی برکت ہے۔ (بدر یکم جولائی 1982ء)

بقیہ صفحہ :: (5)

تھے جن کی تعداد پانچ ہزار سے زائد تھی یعنی باہر سے آنے والوں کی۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت پیدل کندھوں پر بہشتی مقبرہ لے جائی گئی۔ جنازہ حضرت اماں جان والے چوک کے پاس سے گزر کر مسجد مبارک کے سامنے سے ہوتا ہوا بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ حضرت اماں جان والے چوک سے مراد یہ ہے جہاں حضرت اماں جان کی یادگار تعمیر ہے، وہ مٹی کا گھر جس میں حضرت اماں جان رہا کرتی تھیں، اس مقام پر ایک یادگار تعمیر ہے۔ اس چوک سے ہوتا ہوا یہ جنازہ وہاں پہنچا۔ بہر حال الحمد للہ یہ کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ بہت سی دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کو رخصت کیا مگر جو وہاں پہنچنے والے پانچ ہزار ہیں صرف ان کی بات نہیں۔ میری میز اُن خطوں اور تعزیت کے تاروں اور فیکسوں سے بھر جاتی ہے جو ساری دنیا سے موصول ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اس وفات کے صدمے سے ایک لرزہ سا طاری ہے۔ تمام احمدی دعاؤں میں مصروف ہیں۔ پس صرف وہ پانچ ہزار نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اگر پہلے شامل نہیں تھے تو آج نماز عصر کے بعد جب میں نماز جنازہ پڑھاؤں گا، تو ان دعاؤں میں شامل ہو جائیں گے۔ پس بہت ہی پیارا انداز ہے رخصت کا کہ ساری دنیا کی دعاؤں کو سمیٹے ہوئے کوئی انسان اس دنیا سے رخصت ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔

بقیہ صفحہ :: (6)

زائد رہی۔

☆...... ہجرت کے بعد بیرون ممالک میں 13065 نئی مساجد کا اضافہ اور 985 نئے مشن ہاؤسز بنے۔

☆...... اب تک 56 زبانوں میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ شائع ہو چکا ہے اور سو سے زائد زبانوں میں منتخب آیات کے تراجم کی اشاعت۔

☆...... 1984 کے بعد 84 ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ اور اب خدا کے فضل سے 175 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔

☆...... 21 فروری 2003:: غریب بچیوں کی شادی کے لئے مریم شادی فنڈ کی تحریک فرمائی۔ یہ حضور انور کی آخری تحریک ہے۔

☆...... 18 اپریل 2003 کو مسجد فضل لندن میں آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆...... 18 اپریل 2003 مسجد فضل لندن میں آخری مجلس عرفان ارشاد فرمائی۔

☆...... 19 اپریل 2003ء لندن وقت کے مطابق صبح 9 بجکر 30 منٹ پر 75 سال کی عمر میں اپنی رہائش گاہ پر آپ کی مطمئن روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ☆

بقیہ صفحہ :: (8)

جانے والے تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے اور اگر اِس دنیا میں تیری رُوح تیرے نیک عزائم کی تکمیل سے تسکین نہیں پا سکی تو ہم ان کی تکمیل کر کے اُس دنیا میں تسکین کا سامان مہیا کریں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بہ دُعا ہیں کہ وہ آپ کی روح پر دائمًا برکات و انوار کی بارش فرمائے اور اعلیٰ علیین میں درجات رفیعہ اور مقاماتِ قرب عطا فرمائے اور پوری جماعت کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

آمین یا ربّ العٰلمین

1- رپورٹ مکرم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ ریکارڈ کی جاتی ہے۔

2- اس ریزولیشن کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی چاروں بیٹیوں اور دامادوں اور محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم ناظر صاحب خدمت درویشان کو بھجوائی جائیں۔

3- نیز اِس ریزولیشن کی نقول احمدیہ پریس کو بھی بھجوائی جائیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے خلافت خامسہ کا دور ہر لحاظ سے بابرکت کرے

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:52 29 April 2003 Issue No.17

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امن و سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کیلئے اور تمام دنیا کو آپکے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہیں گے

﴿خطاب حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ برموقع پہلی عالمی بیعت بتاریخ 23 اپریل 2003ء﴾

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23 اپریل کو بعد نماز ظہر و عصر پہلی عالمی بیعت لی۔ اور حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جنازہ سے قبل درج ذیل خطاب فرمایا جو ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہمارے دل غمگین ہیں اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ ایک انتہائی پیار کرنے والی شخصیت ہم سے جدا ہو چکی ہے۔ لیکن ہم اس خدائی فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں کہ کل من علیہا فان۔ جماعتی ترقی کے جو نظارے ہم نے خلافت رابعہ میں دیکھے وہ کسی وضاحت کے محتاج نہیں۔ حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جانے والے کو الوداع کہنے اور آنے والے کا استقبال کرنے کا جو طریق ہمیں سمجھایا اس کے مطابق ہی آج میں یہاں کھڑے ہو کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اسکو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اے جانے والے تو نے جس تیزی سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھایا ہم ہمیشہ اس مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دیتے رہیں گے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو نے اس کا حق ادا کر دیا تیری روح پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اور پھر اب آنے والے کا استقبال اس طرح کریں کہ ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے امن و سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کیلئے اور تمام دنیا کو آپکے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہیں گے۔ اور اس کیلئے ہمیشہ دعاؤں سے بھی تیری مدد کرتے رہیں گے۔ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے نظارے جو جماعت کو ہمیشہ دکھاتا رہا ہے پہلے سے بڑھ کر دکھائے۔ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کو معاف فرمائے، ہماری پردہ پوشی فرمائے۔ محض اپنے فضل سے محض اپنے فضل سے میری پردہ پوشی فرمائے۔ اپنی رحمت کا ہاتھ کبھی ہم سے نہ اٹھائے کبھی ہم سے نہ اٹھائے کبھی ہم سے نہ اٹھائے۔ آمین یارب العالمین۔

اس کے بعد اب بیعت ہوگی اس کیلئے تیاری کر لیں اس کے بعد نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی پہلی عالمی بیعت

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی نماز جنازہ و تدفین

- نماز جنازہ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور جسد اطہر کو کاندھا دیا
- ہزاروں احمدیوں اور غیر از جماعت افراد کی شمولیت
- مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ Live ٹیلی کاسٹ

قادیان 23 اپریل (ایم. ٹی. اے) - سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 22 اپریل کو مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 23 اپریل کو پہلی عالمی بیعت لینے اور حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ ہندوستانی وقت کے مطابق حضور پر نور کی پہلی عالمی بیعت شام سات بجے ہوئی اور لندن کے وقت کے مطابق بعد نماز ظہر و عصر ہوئی۔

پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر 1:30 بجے پڑھانے کا ارشاد فرمایا تھا لیکن جب حضور پر نور کو اطلاع دی گئی کہ قریباً دو میل تک گاڑیوں کا ایک لمبا قافلہ ہے جو جنازہ میں شرکت کیلئے راستہ میں ہے تو حضور انور نے ازراہ شفقت نماز ظہر و عصر بجائے 1:30 بجے کہ 2:30 بجے پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔

چنانچہ ٹھیک 2:30 بجے ہزاروں احباب جماعت نے حضرت اقدس خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ کی اقتدا میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی اور مختصر خطاب فرمایا۔

خطاب کے بعد حضور نے اپنے مبارک دور کی پہلی عالمی بیعت اسلام آباد ٹلفورڈ سرے لندن (یو. کے) میں لی جو ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک 7:30 بجے شام ہوئی۔ حضور نہایت جوش کے ساتھ الفاظ بیعت دہراتے تھے اور احباب جماعت حضور کی اقتدا میں الفاظ بیعت دہراتے جاتے تھے اور M.T.A کے توسط سے لاکھوں ناظرین نے یہ الفاظ بیعت دہرائے اور قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کی پہلی بیعت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

عالمی بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی نماز جنازہ اسلام آباد لندن میں پڑھائی جس میں ہزاروں افراد اشکبار آنکھوں کے ساتھ شامل ہوئے۔

قبل ازیں اسی روز صبح حضور رحمہ اللہ کا جنازہ سوگاڑیوں کے قافلے کے ساتھ باقاعدہ حکومتی اعزاز کے ساتھ مسجد

باقی صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں